ماہنامہ
خالد
احمدی نوجوانوں کیلئے
مئی 2002ء
مدیر
اسفندیار منیب

"سرائے خدمت"

(گیسٹ ہاؤس مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

کی تعمیرِ نو کی افتتاحی تقریب

مہمانِ خصوصی

مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب

ناظر اعلیٰ و امیر مقامی
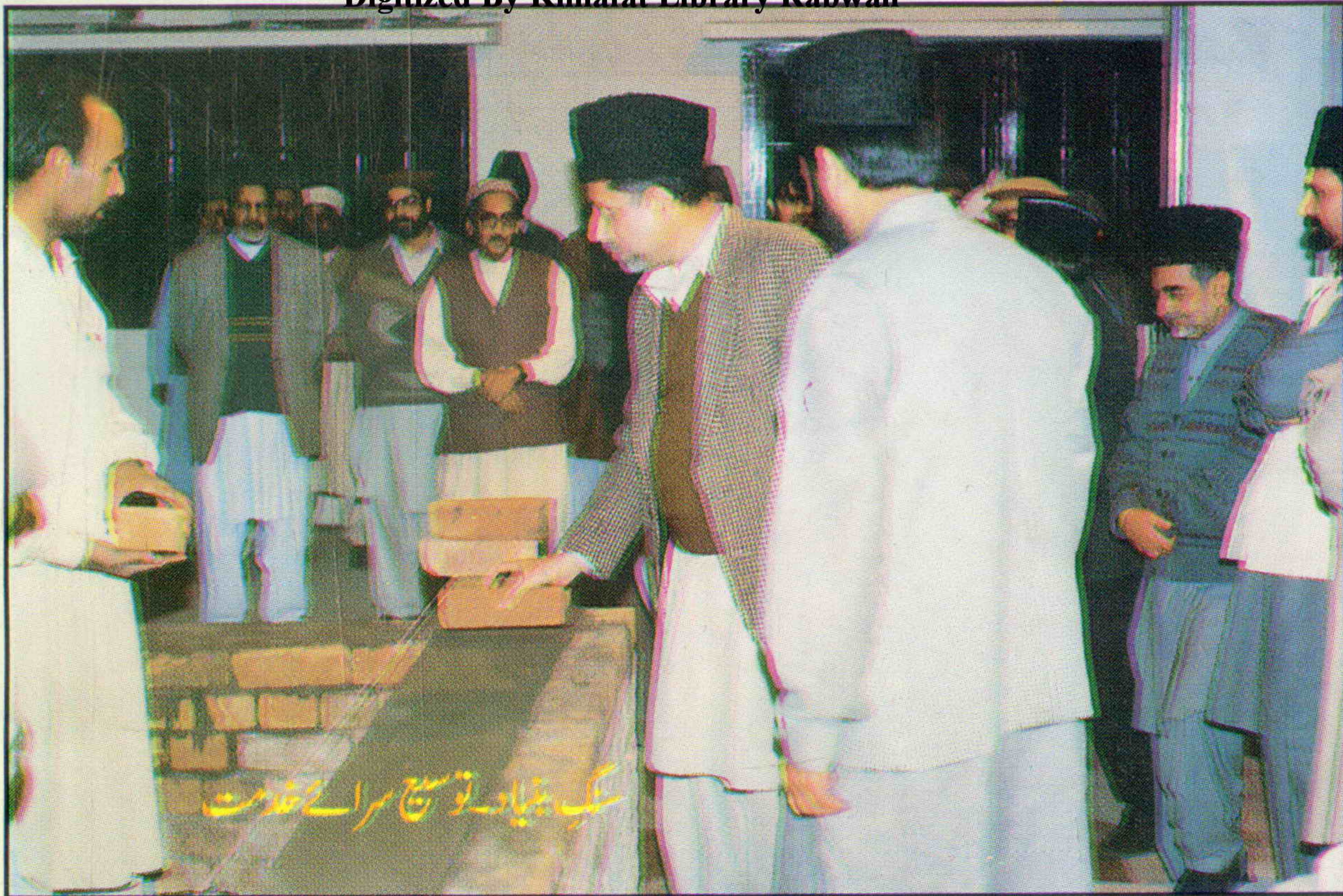
مئی 2002ء ہجرت 1381ھش

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	سوموار	اتوار	ہفتہ
3	2	1				
10	9	8	7	6	5	4
17	16	15	14	13	12	11
24	23	22	21	20	19	18
31	30	29	28	27	26	25

صرف احمدی نوجوانوں کے لئے

ماہنامہ خالد
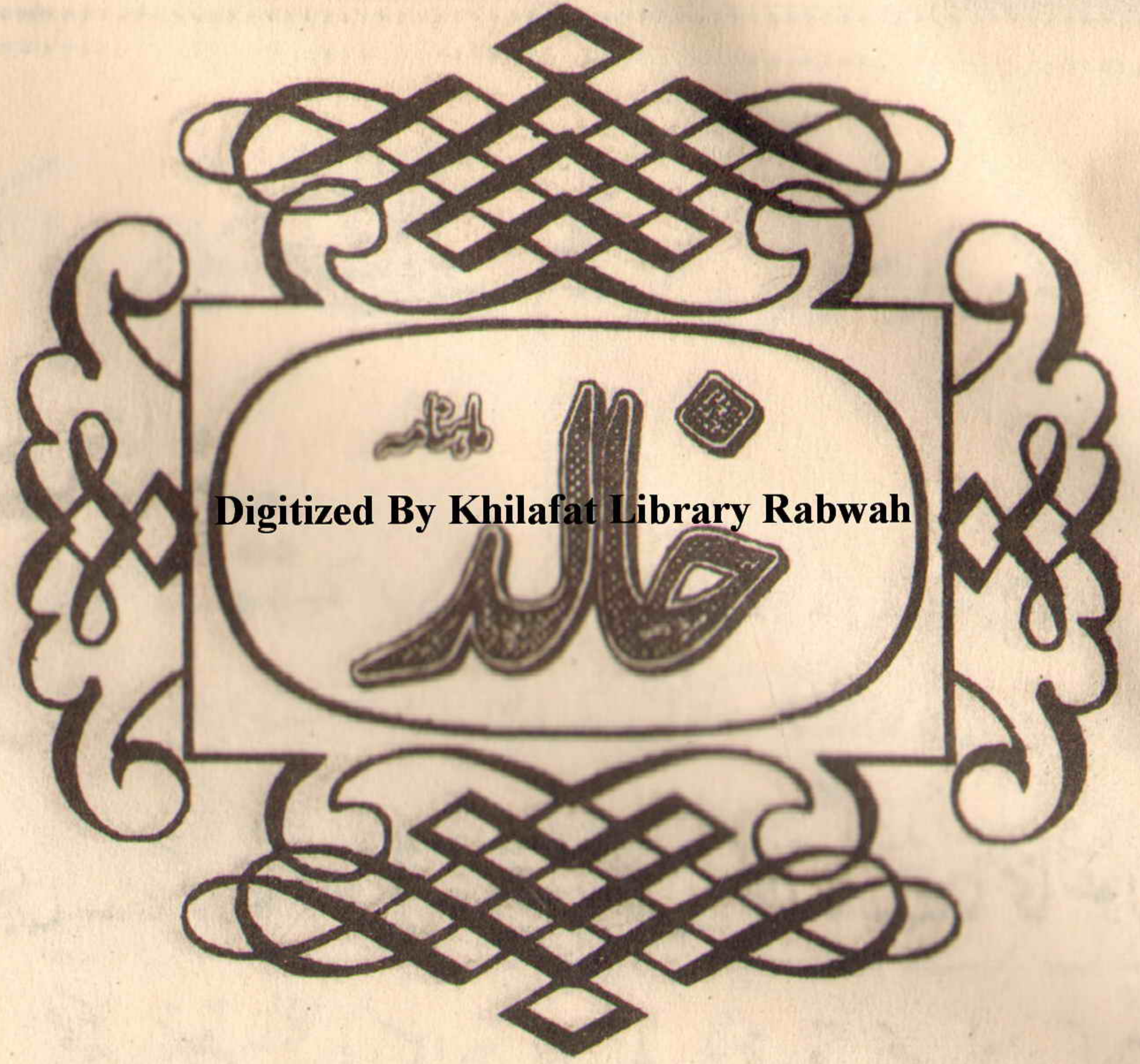
جلد نمبر 49 شمارہ نمبر 5

مئی 2002ء

مدیر
اسفندیار منیب

نائبین
منصور احمد نور الدین۔ فرید احمد ناصر

معاونین
احمد طاہر مرزا۔ میر انجم پرویز

کمپوزنگ: اقبال احمد زبیر
پیج لے آؤٹ: شیخ نصیر احمد
پبلشر: قمر احمد محمود
مینیجر: سلطان احمد خالد
پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)
مقام اشاعت: ایوان محمود دار الصدر جنوبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیمت ۱۰ روپے ...... سالانہ ۱۰۰ روپے

اداریہ

قدرت ثانیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''......سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی، جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا، جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی......'' (الوصیت صفحہ ۶، ۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

''......اب آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے، خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی، جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے (حضرت اقدس......) سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی''۔ (خطبہ جمعہ ۱۸ جون ۱۹۸۲ء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا برپا کردہ عظیم روحانی انقلاب

(مکرم فضل الرحمٰن صاحب ناصر۔ ربوہ)

سورۃ جمعہ میں مذکور دعاء ابراھیمی کے یز کیھم کے الفاظ جس شان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پورے ہوئے وہ آپ کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہیں۔ وہ ماحول جس کو پاک کرنے کے لیے حضرت ابراھیمؑ اس عاجزی سے صدیوں پہلے دعائیں مانگ رہے تھے اس کی مختصر تصویر کچھ اس طرح سے ہے۔ جس گھر کی تعمیر کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراھیمؑ کو "میرے گھر کو پاک کر" کا حکم دیا تھا۔ وہ ۳۶۰ بتوں کی نجاست سے پر تھا۔ وہی بیت اللہ جو "تا کہ وہ اپنی ظاہری و باطنی میل کو دور کریں" (حج:۲۹)) جیسے پاکیزہ مقاصد کے لیے تعمیر کیا گیا تھا اس کے ماحول میں لاتعداد گندی رسوم اور نجس عادات وخصائل کے کیڑے پل رہے تھے۔ بے حیائی کا یہ عالم کہ لوگ بدکاری کے لیے لونڈیاں رکھتے اور ان کی کمائی کھاتے، بات بات پر لڑائی جو بعض اوقات سالہا سال تک جاری رہتی جنگ بسوس جو ایک معمولی تنازع سے شروع ہوئی قبائل تغلب اور بکر میں چالیس سال تک جاری رہی، مردوں کی کھوپڑیوں میں شراب پینا، غفلت میں سوتے آدمیوں پر حملہ کرنا، مثلہ کرنا،، جنگوں میں بہادری کی علامت کے طور پر گھوڑے کی کونچیں کاٹ کر میدان جنگ میں کود پڑنا، نسیء کے نام پر حرمت والے مہینوں میں بھی قتل خون ریزی کا بازار گرم رہتا۔ تعدد ازدواج کی کوئی حد نہ تھی۔ اس معاملہ میں اس قدر آزادی کہ بعض اوقات بیٹے اپنے باپ کی منکوحہ پر بطور وارث قبضہ کر لیتے دو حقیقی بہنوں سے ایک ہی وقت میں شادی کر لینے میں کوئی عار نہ تھا۔ بعض قبائل میں لڑکیوں کے زندہ درگور کرنے کی ظالمانہ رسم بھی جاری تھی، نکاح کی ایک نہایت گندی رسم ایسی بھی تھی کہ ایک عورت کے پاس چند آدمی بیک وقت آتے اور وہاں یکے بعد دیگرے اپنا منہ کالا کرتے اور جب وہ عورت کوئی بچہ جنتی تو پھر یہ لوگ دوبارہ جمع ہوتے تو وہ عورت جس مرد کے متعلق کہتی کہ یہ اس کا بچہ ہے تو وہ بچہ اسی مرد کی طرف منسوب ہو جاتا۔ لڑکیوں کو ورثہ نہ ملتا بلکہ بڑا بیٹا سب ورثہ کا مالک بن جاتا، اچھی بری فالیں لینا، پھر تقسیم بالازلام جیسی قبیح رسوم بھی جاری تھیں۔ (تاریخ کامل ابن اثیر و سیرۃ ابن ھشام)

گویا سارا معاشرہ ایک عظیم بگاڑ کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ اور یہ صرف عرب کی حالت نہ تھی بلکہ ساری دنیا ہی اس قسم کی لاتعداد نجاستوں میں ڈوب چکی تھی چنانچہ:-

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تاریخ پڑھو تو معلوم ہو جاوے گا کہ دنیا کی کیا حالت تھی خدا تعالیٰ کی پرستش دنیا سے اٹھ چکی تھی اور توحید کا نقش پامٹ چکا تھا۔ باطل پرستی اور معبودان باطلہ کی پرستش نے اللہ جل شانہ کی جگہ لے رکھی تھی دنیا پر جہالت اور ظلمت کا ایک خوفناک پردہ چھایا ہوا تھا۔ عیسائیوں کی مردہ پرست قوم تثلیث کے چکر میں پھنسی ہوئی تھی اور ویدوں میں توحید کا بیجا دعویٰ کرنے والے ہندوستان کے رہنے والے ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے پجاری تھے۔ (الحکم جلد ۵۔ نمبر ۲۱ مؤرخہ ۱۰ جون ۱۹۰۱ صفحہ ۳)

انقلابات کے مختلف رنگ

اس سرتاپا بگڑے ہوئے انسانی معاشرے میں بسنے والے صحرائے عرب کے اِن اَن پڑھ بادیہ نشینوں کو پاکیزہ زندگی کے درس دینا کوئی معمولی کام نہ تھا۔ مگر حضور اکرم ﷺ نے اپنی خداداد قوت قدسیہ سے اس وحشی قوم کو اپنی پاکیزہ صحبت میں رکھ کر اپنی روحانی تاثیرات سے ایسا صیقل کیا کہ وہ ہر قسم کی ظاہری و باطنی آلودگیوں سے پاک اور مصفّی ہو کر ایسے ستاروں کی طرح چمکنے لگے جو سب دنیا کو صراط مستقیم کا پتہ دیتے ہیں۔ جیسے فرمایا:

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوٰۃ کتاب المناقب)

حضور اکرم ﷺ کے پاکیزہ انفاس سے معطر ہونے والے لاکھوں صحابہ کے چہروں سے خدا کی محبت یوں ٹپکنے لگی۔ فرمایا کہ میرے صحابہ کے دلوں میں خدا ہی خدا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر ۱۹۶۴۱)

مگر یہ انقلاب کیسے برپا ہوا یہ ایک بہت لمبا اور دلگداز کیفیات سے پُر مضمون ہے جسے محدود المعانی الفاظ کی لڑی میں پرونا یقیناً ناممکن ہے۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلنے والا ہر ہر لفظ اور ہر ہر فقرہ اور آپ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، ہنسنا رونا، خرید و فروخت کرنا، بیوی بچوں کے ساتھ مل بیٹھنا، اپنے ہم جلیسوں سے ہمسایوں سے حسن سلوک کرنا، بولنا اور خاموش رہنا، خدائے واحد کے حضور عبادات بجالانا، لمبے قیام اور گریہ و زاری سے معطر سجدات بجالانا آپ کی صحبت سے فیضیاب ہونے والوں کو مسلسل پاک سے پاک تر زندگی کی ادائیں سکھا رہا تھا۔ اپنے ۲۳ سالہ دور نبوت میں ان مشرک اقوام میں آپ نے جو لاکھوں توحید کے پرستار پیدا کیے ان میں سے ہر ایک محمد ﷺ کی ذات میں یزکیھم کی ابراھیمی دعا کی قبولیت کا روشن نشان ہے۔ مگر صرف یہی نہیں بلکہ سورۃ جمعہ میں ہی جہاں اس دعائے ابراھیمی کی قبولیت کا ذکر ہے وہاں آخَرِينَ مِنهُم لَمَّا يَلحَقُوا بِهِم کے الفاظ محمد ﷺ کی قوت قدسیہ کے قیامت تک جاری ساری رہنے کی بشارت دے رہے ہیں۔ آج آخرین منھم کی مصداق امام مہدی کی جماعت بھی اس جاری فیضان زندگی کے جام پی رہی ہے۔

آپ کے ان صحابہ میں ابوبکرؓ جیسی سعید روحیں بھی تھیں جن کا دامن گو پہلے سے ہی شرک کی آلودگیوں سے پاک تھا۔ اب محمد ﷺ کی پاکیزہ صحبت میں سلوک کی وہ پاکیزہ ادائیں سیکھیں کہ مکہ کا یہ تاجر صدیقیت کی راہوں کو طے کرتا ہوا مسند خلافت تک جا پہنچا۔

ان میں عمرؓ جیسے سخت گیر انسان بھی تھے جو یا تو خدا کے رسول کو قتل کرنے کے مواقع تلاش کیا کرتے تھے یا محمد ﷺ کی دعاؤں اور کلام الٰہی کی آتشیں تاثیرات نے ان کی ایسی کایا پلٹی کہ محمد ﷺ کے ان غلاموں میں آشامل ہوئے جو مسابقت فی الخیرات میں صدیق اکبرؓ کا مقابلہ کرنے لگے اور عرب کی بادشاہت کا تاج پہن کر بھی غریب بیواؤں اور یتیموں کے لیے اپنی پشت پر آٹا اور دیگر ضروریات زندگی کا بوجھ لاد کر لے جانا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔

ان میں عثمانؓ اور علیؓ اور مصعب بن عمیرؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ اور عامر بن ابی وقاصؓ اور ابوذر غفاریؓ اور طلحہ بن عبیداللہؓ جیسے امراء کے گھروں میں پلے ہوئے لاڈلے نوجوان بھی تھے جو اپنے ہم عمر نوجوانوں کے ناچ گانے کی محفلوں کو خیر باد کہہ کر ہمیشہ ہمیش کے لیے محمد ﷺ کی پاکیزہ صحبت میں آگئے۔

قَدْ اٰثَرُوْکَ وَفَارَقُوْا اَحْبَابَھُمْ
وَتَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَۃِ الْاِخْوَانِ

انہوں نے آپ (رسول کریمؐ) کو اختیار کیا اور اپنے دوستوں سے جدا ہو گئے اور اپنے بھائیوں کے دائرہ سے دوری اختیار کر لی) ان میں بلالؓ اور خبابؓ جیسے مشرک سرداروں کے بے شمار بوجھوں تلے دبے ہوئے اور مشقتوں سے چور غلام بھی تھے جنہیں اسلامی توحید کو قبول کرنے کی ایسی سزائیں ملیں کہ جن کے ذکر سے آج بھی دلوں پر لرزہ طاری ہوتا ہے۔ کبھی تو انہیں گرم سلاخوں سے داغا جاتا تو کبھی عرب کے تپتے ہوئے صحراؤں میں لٹا کر اوپر گرم پتھر رکھ دیئے جاتے لیکن یہ سب لوگ دل کی گہرائیوں تک شرک کی ہر قسم کی آلودگیوں سے ایسے پاک ہو چکے تھے کہ بڑی سے بڑی مصیبت کے وقت بھی ان کے دل کے ہر گوشے سے احد احد کی آواز ہی سنائی دیتی تھی۔ ایسے کڑے وقتوں میں ان مظلوموں کو حوصلہ دینے والا بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا وہ کردار تھا جسکی ایک جھلک طائف میں اس وقت نظر آئی جب لات و منات کی پجاری قوم توحید کی منادی کرنے والے اس رسول ﷺ پر چاروں طرف سے پتھر برسا رہی تھی اور اس کا مقدس خون سر سے بہہ بہہ کر اسکی جوتیوں میں جم رہا تھا مگر وہ عظیم نبی ﷺ اس حال میں بھی اپنے رب سے یہ التجائیں کر رہا تھا کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ (اے میرے رب میری قوم کو ہدایت دے کہ وہ نہیں جانتے) اور اس قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی اجازت طلب کرنے والے ملک الجبال سے یہ فرما رہا تھا:-

"مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو واحد و لاشریک خدا کی پیروی کرنے والے ہوں گے" (مسلم کتاب الجہاد)

(باقی آئندہ)

بقیہ از صفحہ 24

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایوان محمود میں بجلی کا تمام کام آئندہ ۲۵۔۳۰ سال کے لوڈ کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔

گیسٹ ہاؤس کی توسیع کا سنگِ بنیاد

مزید چار کمروں پر مشتمل اس توسیعی حصہ کی تعمیر، بیسمنٹ کے اوپر فرسٹ فلور پر کی جا رہی ہے۔ ایوان محمود کے شمال مغربی حصے کے قریب سے سیڑھیاں اوپر چڑھائی جائیں گی۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنے ہاتھوں سے اینٹ رکھ کر اس تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ کے علاوہ جن احباب اور بزرگان سلسلہ نے بنیادی اینٹ رکھی ان کے اسماء بالترتیب یہ ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان، مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب و مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ پاکستان۔ مکرم رشید قیصرانی صاحب نمائندہ انصار اللہ۔ مکرم فاروق احمد مظہر صاحب و مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب نمائندہ مہمانان۔ مکرم سہیل احمد مشتاق صاحب نمائندہ قائدین علاقہ۔ مکرم چوہدری منور علی صاحب نمائندہ قائدین اضلاع۔ مکرم احمد محمد احسن صاحب نمائندہ خدام الاحمدیہ۔ مکرم شکیل احمد صاحب نمائندہ اطفال الاحمدیہ۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نمائندہ محمود احمد بنگالی صاحب امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا و سابق صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مکرم مرزا غلام احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان۔ محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ۔ محترمہ صاحبزادی امۃ السبوح صاحبہ۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ بیگم مرزا غلام قادر صاحب شہید اور محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ۔

برکات خلافت

یہ چاندرُت کی علامت یہ روشنی کا علَم
کرن کرن میں جہاں اِک پیام پنہاں ہے
کہ روشنی سے تمہارا لگاؤ ایسا ہو
ورق ورق کا ہو ناطہ کتاب سے جیسے
ہو بوئے گل کا تعلق گلاب سے جیسے

جہانِ شب میں اندھیرے جو سر اُٹھا کے چلیں
سروں پہ تاج سحر تم سجا سجا کے چلو
چلو تو ایک زمانے کو جگمگا کے چلو

یہ چاندرُت کی علامت
یہ روشنی کا علَم
کرن کرن میں جہاں اک نوید پنہاں ہے
کہ سر اٹھائینگی جب ظلمتیں زمانے میں
فلک سے برق بدامن سحاب اترینگے
دلوں پہ روشنیوں کے نصاب اترینگے
ہر اک مقام سے روشن ضمیر راہنورد
چلیں گے راہ محبت پہ کارواں ہو کر
دلوں کی دھڑکنیں بولیں گی یک زباں ہو کر

خدا کرے کہ یہ روشن رتوں کا سرنامہ
حروف تازہ کا محور رہے زمانے میں
کمی نہ آئے کبھی لفظ کے خزانے میں

خدا کرے کہ سبھی قافلے محبت کے
یہیں سے لے کے چلیں منزلوں کے پروانے

خدا کرے کہ اسی اک چراغ کی لَو سے
چراغ لاکھ نہیں صد ہزار لاکھ جلیں

خدا کرے کہ یہیں سے ہوں فارغ التحصیل
وہ طالبان۔ محبت شعار ہو جن کا

خدا کرے کہ اسی کا ہو سایۂ رحمت
خدا کرے کہ اسی کی رہے نگہبانی
وہی جو قادر مطلق ہے سب نشان اس کے
وہ اس کی قدرت اوّل یہ قدرت ثانی

(رشید قیصرانی)

☆☆☆

ضروری اعلان

مندرجہ ذیل پتہ جات پر ماہنامہ خالد و تشحیذ وصول نہیں کیا جارہا اور رسالہ واپس دفتر آ جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ پتہ جات درست نہ ہوں یا تبدیل ہو گئے ہوں۔ اگر کسی دوست کو ان احباب کا صحیح پتہ معلوم ہو تو مہربانی فرما کر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ

دفتر ایوان محمود ربوہ دارالصدر جنوبی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

KNO:487 EXP:
Mr. SAFEER AHMAD
FALKENGASSE STR-8
88046 FRIEDRICH SHAFEN GERMANY

KNO: 483 EXP:
MR. MUNAWAR HUSSAIN
WEHRMANN-STR ZA
21109-HAMBURG GERMANY

KNO:524 EXP:
MR. WASEEM AHMAD NADEEM
BROCKES STR-22 23554
LUBECK GERMANY

KNO:512 EXP:
MR. MUZAFAR AHMAD
PYRAMIDEN STR-1
68196-MANNHEIM GERMANY

KNO:525 EXP:
MR. WASEEM ANJUM
SADOWE STR-13 23554
LUBECK GERMANY

TNO:116 EXP:APR.2001
ROBINA GUNKEL
RICHARD DEHMEL STR 9A
67061-LUDWIGSHAFEN GERMANY

TNO:600 EXP:JAN.2001
TARIQ MAHMOOD
ALBREEFIT STR-12 A
38350-HELRMSTEDT GERMANY

TNO:576 EXP:
MR. MALIK RAFAQAT
IM-BANS 10 25421-PINNEBERG
GERMANY

TNO:615 EXP:
CH. KHALIL AHMAD
NECKARPROMNADE. 25
68167-MANNHEIM
GERMANY.

TNO:628 EXP:
ATTA-UR-REHMAN
ERNST LUDWIG STR-66
55597-WOELLSTEIN
GERMANY.

K.NO سے مراد خالد نمبر اور **T.NO** سے مراد تشحیذ الاذہان نمبر ہے۔

اعلان وفات

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم طارق محمود ناصر صاحب سابق کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان کے والد مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ٹیچر مختصر علالت کے بعد 12 فروری 2002ء کو امریکہ میں انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر 70 برس تھی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور تمام بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سیرت وسوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل

(مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب۔ شعبہ تاریخ)

حالات زندگی

حاجی الحرمین حضرت حافظ حکیم مولانا نورالدین صاحب ۱۸۴۱ء میں پنجاب کے ایک تاریخی قصبہ بھیرہ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام حضرت حافظ غلام رسول صاحب تھا۔ آپ کے والد بہت بڑے عاشق قرآن تھے۔ ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے بمبئی سے قرآن مجید کے نسخے خرید کر پنجاب کے شہروں اور دیہات میں تقسیم کر دیتے تھے۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام نور بخت صاحبہ تھا جو اعوان قوم سے تھیں۔ اور کہانہ تحصیل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم کے میاں قادر بخش صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ اور فقہی معلومات سے بہرہ ور تھیں حضرت حکیم نورالدین صاحب نے قرآن کریم اور فقہ کی چند کتابیں اپنی والدہ محترمہ ہی سے پڑھی تھیں۔ ۳۲ ویں پشت سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل...... کا شجرہ نسب حضرت عمر بن الخطابؓ سے ملتا ہے۔ آپ کے خاندان میں بہت سے اولیاء ومشائخ گذرے ہیں۔

ابتدائی تعلیم والدین سے حاصل کی پھر لاہور اور راولپنڈی میں تعلیم پائی۔ چار سال تک پنڈ دادنخان میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ مزید علم حاصل کرنے کے لئے ملازمت ترک کر دی اور مختلف شہروں کے سفر اختیار کئے جن میں بھوپال، بمبئی، رامپور، لکھنؤ اور میرٹھ وغیرہ شامل تھے۔ ان ایام میں آپ نے عربی، فارسی، منطق، طب وغیرہ اور دیگر مروجہ علوم سیکھے۔ قرآن کریم سے قلبی لگاؤ تھا۔ اس کے معارف آپ پر کھلتے رہتے تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ پر بڑا توکل تھا۔ دعاؤں میں خاص شوق اور شغف تھا۔ اللہ تعالیٰ غیب سے آپ کی سہولت کے سامان پیدا کر دیتا۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک رئیس زادے کا علاج کیا تو اس نے اس قدر روپیہ دیا کہ آپ پر حج فرض ہوگیا۔ چنانچہ آپ مکہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ حج کیا اور وہاں کے اکابر فضلاء سے حدیث بھی پڑھی۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۴، ۲۵ برس تھی۔ بلاد عرب و ہند سے واپس آ کر بھیرہ میں درس و تدریس اور مطب کا آغاز کیا۔ مطب میں مریضوں کے لئے نسخے لکھنے کے دوران احادیث وغیرہ بھی پڑھاتے۔ ۱۸۷۷ء میں لارڈ لٹن وائسرائے ہند کے دربار میں شرکت کی۔ کچھ عرصہ بھوپال میں قیام کیا پھر ریاست جموں و کشمیر میں بھی شاہی طبیب رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت

گورداسپور کے ایک شخص کے ذریعہ آپ کو حضرت مسیح موعود کا غائبانہ تعارف ہوا اور حضور کا ایک اشتہار بھی نظر سے گزرا۔ مارچ ۱۸۸۵ء میں قادیان پہنچ کر حضور سے ملاقات کی۔ اس وقت حضور کو شناخت کیا اور حضور کے گرویدہ ہو گئے۔ حضور کے ارشاد پر آپ نے پادری تھامس ہاول کے اعتراضات کے جواب میں کتاب فصل الخطاب اور پنڈت لیکھرام کی کتاب ''تکذیب براہین احمدیہ'' کے جواب میں ''تصدیق براہین احمدیہ'' تصنیف فرمائیں۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء جب لدھیانہ میں بیعت اولیٰ ہوئی تو سب سے پہلے

آپ نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ستمبر ۱۸۹۲ء میں ریاست کشمیر سے آپ کا تعلق منقطع ہوگیا تو بھیرہ میں مطب جاری کرنے کے لئے ایک بڑا مکان تعمیر کرایا۔ ابھی وہ مکان مکمل نہیں ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے بموجب قادیان میں دھونی رما کر بیٹھ رہے۔ قادیان میں ایک مطب بنوا کر اس میں کام شروع کیا۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ دربار شام میں نیز سیر و سفر میں ہمرکاب رہتے۔ حضور کی مقدس اولاد کو قرآن وحدیث پڑھاتے۔ صبح سویرے بیماروں کو دیکھتے پھر طالب علموں کو درسِ حدیث دیتے اور طب پڑھاتے۔ بعد نماز عصر روزانہ درس قرآن کریم دیتے۔ عورتوں میں بھی درس ہوتا۔ بیت الاقصیٰ میں پنج وقتہ نماز اور جمعہ کی امامت کراتے جب قادیان میں کالج قائم ہوا تو اس میں عربی پڑھاتے رہے۔ دسمبر ۱۹۰۵ء میں انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کے امین مقرر ہوئے جب صدر انجمن بنی تو اس کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے۔ اخبار الحکم اور البدر کی قلمی معاونت فرماتے۔ قرآن کریم کا مکمل ترجمہ کیا چھپوانے کے لئے مولوی محمد علی صاحب کو دیا لیکن صرف پہلا پارہ چھپ سکا۔

دور خلافت کا آغاز

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ اگلے دن ۲۷ مئی کو قادیان میں احباب جماعت نے آپ کے ہاتھ بیعت کی اس طرح آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ بنے۔

اس وقت آپ کی عمر ۶۷ سال تھی۔ قریباً بارہ سو افراد نے اس دن بیعت خلافت کی۔ مستورات میں پہلی بیعت کی سعادت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ اسی طرح سب ممبران سلسلہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ فی الفور حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین صاحب کی بیعت کریں۔

آپ نے اپنے دور خلافت میں سب سے پہلے واعظین سلسلہ کا تقرر فرمایا جنہوں نے ملک کے طول و عرض میں پھر کر اصلاح و ارشاد اور دعوت الی اللہ کا کام کیا۔ بے شمار تقاریر کیں۔ مباحثات کئے اور متعدد نئی جماعتیں قائم کیں۔ آپ کے دور میں بیت المال کا مستقل محکمہ قائم کیا گیا۔ مدرسہ احمدیہ کی مستقل درسگاہ کے طور پر بنیاد رکھی گئی۔ ۱۹۱۰ء میں بیت نور کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ بیت اقصیٰ کی توسیع ہوئی۔ انجمن راجپوتانِ ہند کا قیام عمل میں آیا۔ بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔ قادیان میں دارالضعفاء کا قیام ہوا۔ انجمن مبلغین اور انجمن انصاراللہ قائم ہوئی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔ اخبار ''الحق'' رسالہ ''احمدی'' اور اخبار ''الفضل'' کا اجراء ہوا۔ جون ۱۹۱۳ء میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو انگلستان بھجوایا گیا۔ اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو مصر اور شام کے لئے روانہ کیا گیا۔ خلیفہ کی اطاعت اور نظام خلافت کی اہمیت پر آپ نے بہت زور دیا۔ معترضین خلافت کو مخاطب کر کے فرمایا:- ''تم نے خود میری بیعت نہیں کی بلکہ میرے مولیٰ نے تمہارے دلوں کو میری طرف جھکا دیا۔ پس تمہیں میری فرمانبرداری ضروری ہے''۔

آپ کا مقام حضرت مسیح موعود کی نظر میں

آپ کس شان اور رتبہ کے عظیم انسان تھے۔ اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدسؑ نے آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں سے ایک آیت قرار دیا ہے چنانچہ آپ اپنی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' میں فرماتے ہیں:-

(ترجمہ) ''میں رات دن خدا کے حضور چلاّتا اور عرض کرتا

تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا ہوں اور جب دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور فضائے آسمانی میری دعاؤں سے بھر گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو شرف قبولیت بخشا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔...... اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے...... جب وہ میرے پاس آ کر مجھ سے ملا تو میں نے اسے اپنے رب کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اس دعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے اور میں لوگوں کی مدح کرنا اور ان کے شمائل کی اشاعت کرنا اس خوف سے بُرا سمجھتا تھا کہ مبادا انہیں نقصان پہنچائے مگر میں اسے ان لوگوں سے پاتا ہوں جن کے نفسانی جذبات شکستہ اور طبعی شہوات مٹ گئی ہیں اور ان کے متعلق اس قسم کا خوف نہیں کیا جاسکتا۔ وہ میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بدزبانیاں سہتا اور وطن مالوف اور دوستوں سے مفارقت اختیار کرتا ہے اور میرا کلام سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لئے اپنے اصل وطن کی یاد بھلا دیتا ہے اور ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے''۔ (آئینہ کمالات اسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو جو عقیدت اور محبت تھی اس کا اندازہ آپ کے ایک خط سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں آپ نے لکھا:۔

''مولانا۔ مرشدنا۔ امامنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفاء دے دُوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہا ہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیرومرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔ حضرت پیرومرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے طیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو''۔ (''فتح اسلام'' روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۶)

بچوں کو آپ کی نصائح

آپ کا دور تربیتی نقطہ نظر سے بڑا اہم دور تھا۔ آپ جماعت کی تربیت کے لئے ہر وقت وعظ و نصیحت اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھتے۔ ۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء کو بعد نماز مغرب آپ نے مدرسہ کے چھوٹے بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

''تم جانتے ہو۔ برسات میں جب آم کی گٹھلیاں زمین میں اُگ آتی ہیں تو بچے اکھیڑ کر ان کی پیپیاں بناتے ہیں لیکن اگر اس آم کی گٹھلی پر پانچ چھ برس گذر جاویں تو باوجودیکہ

یہ لڑکا بھی پانچ چھ برس گذرنے پر جوان اور مضبوط ہو جاوے گا لیکن پھر اس کا اکھیڑنا دشوار ہوگا...... عادات و عقائد بھی درخت کی طرح ہوتے ہیں۔ بری عادات کا اب اکھیڑنا آسان ہے۔ لیکن جڑ پکڑ جانے کے بعد ان کا ترک کرنا یعنی اکھیڑنا ناممکن ہوگا۔ بعض بچوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اگر شروع سے ہی اس کو دور نہ کرو گے تو پھر اس کا دور کرنا مشکل ہوگا...... دوسری نصیحت میں تم کو یہ کرتا ہوں کہ آج اگر تم نماز نہ پڑھو گے تو بڑے ہو کر بالکل ہی تم کو نماز کی عادت نہ رہے گی"۔ ("حیات نور" صفحہ ۴۲۶۔۴۲۷)

اغیار کی نظر میں آپ کا مقام

سر سید احمد خاں بانی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خط و کتابت اور تعلقات تھے۔ حضور نے ایک دفعہ ایک نواب صاحب کو خط لکھا جس میں تحریر فرمایا:- "مجھ خاکسار کی (سر) سید سے خط و کتابت رہی ہے۔ میں نے انکو ایک بار کسی تقریب پر عرض کیا تھا۔ جاہل علم پڑھ کر عالم بنتا ہے اور عالم ترقی کر کے حکیم ہو جاتا ہے۔ حکیم ترقی کرتے کرتے صوفی بن جاتا ہے۔ مگر جب صوفی ترقی کرتا ہے تو کیا بنتا ہے؟ جس کے جواب میں سر سید نے لکھا کہ وہ نور الدین بنتا ہے"۔ ("حیات نور" صفحہ ۲۱۸)

آپ کی وفات پر اخبار "زمیندار" نے لکھا:۔

"آج کی ہندوستانی برقی خبروں میں یہ خبر عام مسلمانوں اور بالخصوص احمدی دوستوں میں نہایت رنج و افسوس سے پڑھی جائے گی کہ مولوی حکیم نور الدین صاحب جو ایک زبردست عالم اور جید فاضل تھے۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو کئی ہفتے مسلسل علالت کے بعد دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی حکیم نور الدین اپنے عقیدت مندوں کی جماعت میں خلیفۃ المسیح کے لقب سے ملقب تھے۔ اور مرزا غلام احمد مغفور کے جانشین کہلاتے تھے۔ اس لئے احمدی حضرات کو ان کی وفات سے ایسا شدید صدمہ محسوس ہوگا جو انہیں مدت مدید تک بے قرار رکھے گا۔ اگر مذہبی عقائد سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو بھی مولانا حکیم نور الدین کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی کہ تمام مسلمانوں کو رنج و افسوس کرنا چاہیے۔ کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کیا کرتا ہے۔ الحق اپنے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نور الدین بھی ایسے ہی باکمال تھے۔ افسوس ہے آج ایک زبردست عالم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ ہمیں اس حادثہ الم افزا میں اپنے احمدی دوستوں سے جن کے سر پر غم و الم کا پہاڑ ٹوٹ گرا ہے دلی ہمدردی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ ارحم الراحمین مولوی حکیم نور الدین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اُن کے عقیدت مندوں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے"۔

☆☆☆

اعلان ولادت

مکرم شیخ بشارت احمد صاحب ناظم تحریک جدید ضلع لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۴ مارچ ۲۰۰۲ء کو پہلی بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔

بچے کا نام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "غالب احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک اقبال احمد صاحب اعوان (مرحوم) آف چونڈہ کا نواسہ اور مکرم ڈاکٹر ناصر احمد شیخ صاحب آف ٹورانٹو (کینیڈا) کا بھتیجا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک و خادم دین ہونے نیز نافع الناس باعمر وجود ہونے کی درخواست دعا ہے۔

آخری قسط

عربی شاعری

(مکرم مقبول احمد ظفر صاحب)

مخضرمی شعراء

اس قسط میں پہلے اس عرب شاعر کا ذکر ہوگا جس کو محض اس لئے مخضرمی شعراء کے طبقہ میں شامل کر لیا گیا ہے کہ اُس نے ایک بار اسلام قبول کرنے کا اعلان کر لیا تھا لیکن اُس کے اخلاق اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے متاثر ہو کر تبدیل نہ ہو سکے۔ وہ زمانی لحاظ سے تو مخضرمی شعراء میں شامل ہو گیا لیکن اُس کی سوءِ باطنی اور بدزبانی زمانہ جاہلیت ہی کی نمائندہ بنی رہی اس کا نام أبو مليكة جرول الحُطيئة العبسى تھا جو الحيطئة کے نام سے معروف ہے۔

حُطیئہ ظاہری شکل وصورت کے لحاظ سے بھی انتہائی بدشکل اور پست قد تھا۔ اس کی والدہ عبس قبیلہ کے ایک آدمی کے گھر میں لونڈی تھی اور حُطیئہ اُسی عبسی آدمی کا بیٹا تھا لیکن کئی اور روایات کے مطابق اُس کے حقیقی باپ کا پتہ نہیں چلتا اور مجہول النسب ہونے کی حالت ہی میں یہ پروان چڑھا اور اپنے نسب ہی کی وجہ سے معاشرہ کے طعن و تشنیع اور سب وشتم کا نشانہ بنتا رہا۔ شاید معاشرہ کے اسی سلوک نے اُسے معاشرہ کے تمام افراد اور تمام انسانی رشتوں کے خلاف منتقم مزاج بنا دیا تھا چنانچہ اُس نے اپنی شاعری میں اپنی ماں کو بھی ہجو کا نشانہ بنایا اور پھر اُس کا گھٹیا پن اتنا ترقی کر گیا کہ اُس نے بیوی اور بچے تو کجا اپنے آپ کو بھی اپنی ہجو کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔

اسلام جب پھیلا تو وہ بھی مسلمان ہو گیا لیکن بعد میں مرتد ہو گیا لیکن کچھ عرصہ بعد پھر مسلمان ہو گیا اور متزلزل عقائد کے ساتھ اسلام کی طرف منسوب ہوتا رہا۔ لیکن اُس کی بے باک و بے لگام زبان کی حدت اور کاٹ کم نہ ہوئی اور وہ زبان سے مسلسل لوگوں کی آبروریزی کرنے میں مشغول رہا حتی کہ جنہوں نے اس پر احسان کئے تھے وہ بھی اُس کی زبان سے محفوظ نہ رہ سکے بالآخر امیر المومنین حضرت عمرؓ نے اُسے قید کر دیا۔ لیکن اُس نے معافی مانگنے کی غرض سے اپنے اشعار بطور سفارش حضرت عمرؓ کی خدمت میں بھیجے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے اُسے رہا کر دیا اور آئندہ ہجویہ شاعری کرنے سے منع کر دیا۔ تب حطیئہ نے کہا کہ اس طرح تو میرے بچے بھوکے مر جائیں گے کیونکہ شاعری ہی میرا ذریعہ معاش ہے اس پر حضرت عمرؓ نے اُسے گزارہ کے لئے تین ہزار درہم دیئے۔

حضرت عمرؓ کے دور خلافت کے اختتام تک تو وہ خاموش رہا لیکن حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت کے شروع ہوتے ہی وہ اپنی اُسی عادت کی طرف لوٹ آیا یہاں تک کہ ۵۹ ہجری میں بالآخر موت ہی نے اُس کی زبان کو خاموش کر دیا۔

ان تمام برائیوں کے باوجود اُس کی شاعری کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات ماننا پڑتی ہے کہ شعری صفات کے لحاظ سے اُس کی شاعری بہت ممتاز اور بالا ہے کیونکہ مشکل اور نامانوس اور رکیک الفاظ اور قافیہ کی بے قاعدگی جو شاعر کو شعری ضروریات کی وجہ سے کرنا پڑتی ہے اور اِس طرح کی

کئی اور خامیاں جو دوسرے شعراء میں کہیں کہیں ملتی ہیں وہ حطیئہ کی شاعری میں نہیں ملتیں۔ اس کی شاعری اچھے ادبی اسلوب اور پُر زور الفاظ میں کہی گئی ہے اور قافیہ کی روانی اپنی مثال آپ ہے۔ مدح اور ہجو اور نسب وفخر اِس کی شاعری کے اہم مضامین ہیں۔ اس کے اچھے اسلوب بیان ہی کی وجہ سے باوجود تلخی و تیزی کے اس کی ہجو میں عریانی اور فحش کلامی بہت کم ملتی ہے اور اس کی تیز اور کاٹ دار ہجو کو سمجھنے کے لئے اس کی شعر کی گہرائی میں اترنے کے لئے توقف کرنا پڑتا ہے۔ اس کی مثال اُس کا ایک ہجویہ شعر ہے جو اس نے حضرت عمر بن خطابؓ کے ایک گورنر زبرقان بن بدر کے خلاف لکھا۔ وہ شعر یہ ہے:-

دع المکارم لا ترحل لبغیتھا
واقعد فانک أنت الطاعم الکاسی

یعنی ''آپ اعلیٰ اخلاق اور صفات کو ترک کر دیں اور اُن کی جستجو کی غرض سے آپ کو سفر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ آپ آرام سے گھر بیٹھے رہیں کیونکہ کھانے اور پینے کے لئے آپ کو سب کچھ ملا ہوا ہے''۔

زھیر بن سلمی جن کا پہلی اقساط میں ذکر گذر چکا ہے کی طرح حطیئہ بھی اپنے اشعار میں بہت غور وفکر اور چھان بین کرنے کی وجہ سے مشہور ہے چنانچہ اس کا اپنا یہ مقولہ ہے کہ بہترین شاعری وہ ہے جس کو ایک سال تک چھانٹنے اور پرکھنے کے بعد پیش کیا جائے۔

عمرو بن معدیکرب الزبیدی

ان کا شمار بھی مخضرمی شعراء میں ہوتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے بھی اسلام کو قبول کر لیا تھا لیکن فتنہ ارتداد کے وقت اسلام سے کنارہ کش ہو گئے لیکن بعد میں پھر اسلام کو قبول کر لیا اور کئی جنگیں لڑیں خاص طور پر ۱۱۰ کی عمر میں جنگ قادسیہ میں حصہ لیا اور خوب دادِ شجاعت پائی اور جنگ قادسیہ کے ہیرو کہلائے۔ ان کا نام أبو ثور عمرو بن معدیکرب الزبیدی المذحجی ہے۔ آپ کا شمار عرب کے مشہور خطیبوں میں ہوتا ہے آپ کی اچھی شاعری سے زیادہ آپ کے نثری مقولے زیادہ مشہور ہیں لیکن آپ نے بطور شاعر بھی بہت شہرت پائی۔

عمر بن معدیکرب بہت جسیم اور موٹے بدن کے مالک تھے اور اپنی پرخوری کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ آپ اپنی قوم کے ہر دلعزیز سردار تھے۔

آپ کے چند مشہور اشعار کا ترجمہ

''تمہیں خواہ کتنا ہی حسین لباس پہننے کو ملے، یہ خیال مت کرنا کہ حسن و جمال لباس میں ہوتا ہے بلکہ حسن و جمال تو عمدہ اخلاق اور اعلیٰ کارناموں کے وہ سرچشمے ہیں جو تم کو عزت وحشمت سے سرفراز کریں۔

کتنے ہی میرے نیک بھائی تھے جن کو میں نے اپنے ہاتھوں سے قبروں میں اتارا اور دفن کیا لیکن میں نہ تو گھبرایا اور نہ بے چینی کا اظہار کیا کیونکہ ایسے مواقع پر میرا رونا کسی بھی کام کا نہ ہوتا۔ وہ لوگ جن سے مجھے پیار تھا چل بسے اور ان کے بعد میں تلوار کی طرح تنہا رہ گیا''۔

آپ ۶۴۳ء میں حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری ایام میں فوت ہوئے۔

☆☆☆

رپورٹ نویں سالانہ علمی مقابلہ جات مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت نویں سالانہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد مورخہ 15 تا 17 فروری 2002ء ایوان محمود ربوہ میں ہوا۔ 1994ء سے مرکزی علمی مقابلہ جات کے الگ الگ انعقاد کا پروگرام بنایا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ اس سلسلہ کا نواں پروگرام تھا۔ پہلے سال 4، دوسرے سال 6 تیسرے سال 10، چوتھے سال 11، پانچویں اور چھٹے سال 13، ساتویں سال 14، آٹھویں سال 22 اور امسال 23 مختلف مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ گذشتہ مقابلہ جات کے بعد نئے سال کا نصاب تمام اضلاع اور علاقہ جات کو بھجوا دیا گیا تا کہ خدام بہتر تیاری کے ساتھ مقابلہ جات میں شامل ہوں اور اپنے ضلع اور علاقہ سے منتخب خدام بہتر نمائندگی کر سکیں۔

انتظامیہ

ناظم اعلیٰ ---------------------- مکرم فرید احمد نوید صاحب

نائب ناظم اعلیٰ ---------------------- مکرم اسد اللہ غالب صاحب

ناظم مقابلہ جات ---------------------- مکرم امین الرحمٰن صاحب

ناظم رجسٹریشن ---------------------- مکرم مشہود احمد صاحب

ناظم خوراک ---------------------- مکرم ظفر اللہ خان طاہر صاحب

ناظم رہائش ---------------------- مکرم حافظ حفیظ الرحمان صاحب

ناظم تربیت ---------------------- مکرم حافظ خالد افتخار صاحب

ناظم سٹیج و تزئین ہال ---------------------- مکرم حافظ راشد جاوید صاحب

ناظم حاضری نگرانی واستقبال ---- مکرم مرزا فضل احمد صاحب

ناظم انعامات ---------------------- مکرم نصیر احمد انجم صاحب

ناظم آب رسانی ---------------------- مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب

ناظم سمعی و بصری ---------------------- مکرم افتخار اللہ سیال صاحب

ناظم طبی امداد ---------------------- مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب

ناظم روشنی ---------------------- مکرم مرزا فضل احمد صاحب

ناظم مہمان نوازی ---------------------- مکرم رفیق احمد ناصر صاحب

ناظم نظم و ضبط ---------------------- مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

ناظم سائیکل سٹینڈ ---------------------- مکرم ظہیر احمد خان صاحب

ناظم رابطہ ---------------------- مکرم سلیم الدین صاحب

حاضری: امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 40 اضلاع کی 129 مجالس کے 331 چنیدہ خدام ان مقابلہ جات میں شامل ہوئے۔ جب کہ گزشتہ سال 32 اضلاع کی 109 مجالس کے 228 خدام شامل ہوئے تھے۔ ان مقابلہ جات کو یہ تاریخی اہمیت بھی حاصل ہے کہ پہلی مرتبہ خدام کی کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن کر کے تصویر والے کمپیوٹرائزڈ کارڈ جاری کئے گئے تھے۔

افتتاح

مقابلہ جات کا افتتاح 15 فروری بروز جمعہ شام 8:30 بجے مہمان خصوصی مکرم و محترم لئیق احمد طاہر صاحب (مربی سلسلہ یوکے) نے کیا۔ تلاوت مکرم حافظ مسرور احمد صاحب نے کی جس کے بعد خدام نے مکرم ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب کے ساتھ عہد دہرایا۔ نظم مکرم میر وسیم الرشید صاحب نے پڑھی جس کے بعد مکرم فرید احمد نوید صاحب ناظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ آخر پر مہمان خصوصی نے افتتاحی خطاب کے بعد دعا کروائی۔ افتتاح کے فوراً بعد مقابلہ جات شروع ہو گئے۔

انتظامات

خدام کے قیام کا انتظام ایوان محمود کے احاطہ میں ہی تھا۔ نماز فجر کے بعد درس کا اہتمام کیا گیا اور تربیتی امور پر نظر رکھی گئی خدام کی سہولت کیلئے ضروری اعلانات نوٹس بورڈ پر چسپاں کئے جاتے رہے۔ ابتدائی طبی امداد کیلئے ایک دفتر قائم کیا گیا۔ جس سے ضروری ادویات فراہم کی جاتی رہیں۔ تمام اہم پروگراموں کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے اور مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ سمعی بصری کے تعاون سے کی گئی۔ دفتر رجسٹریشن نے تمام شریک خدام کے ضروری کوائف، ایک کوائف فارم پر حاصل کئے اور کمپیوٹرازڈ کارڈز اور دیدہ زیب سند شرکت جاری کی گئیں نیز تمام شرکاء کو شعبہ تعلیم کی طرف سے تعلیمی کارڈ تحفتاً پیش کئے گئے۔

اختتامی تقریب

17 فروری بروز اتوار دوپہر 1:15 بجے اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے ہوا، جو عبدالرؤف طارق صاحب نے کی۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس نے عہد دہرایا اور پھر نسیم آفتاب صاحب نے نظم پڑھی۔ ناظم اعلیٰ صاحب کے رپورٹ پیش کرنے کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے پوزیشن لینے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے بعد ازاں خدام کو نصائح فرمائیں۔

آپ نے خدام کو توجہ دلائی کہ یہ دور علوم کی ترقی کا دور ہے اور تمام دنیا کی توجہ اس وقت مختلف علوم میں ترقی کرنے کی طرف لگی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے قریباً سو سال قبل علمی جہاد کی طرف دنیا کو توجہ دلائی تھی۔ اس وقت اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے اس لئے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں اور مختلف علوم میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تقریب کا اختتام دعا پر ہوا جس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

نتائج مقابلہ جات

مقابلہ تلاوت

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	عبدالروٴف طارق	ربوہ
دوم	سید مشہود احمد	ربوہ
سوم	بلال محمود	ربوہ
حوصلہ افزائی	حافظ عبدالصبور	رحیم یار خان

مقابلہ نظم خوانی

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	نسیم آفتاب	لاہور
دوم	صباح الظفر	ربوہ
سوم	میر نعیم الرشید	گوجرانوالہ
حوصلہ افزائی	برکت اللہ	شیخوپورہ

مقابلہ تقریر اردو

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	خالد احمد بلوچ	ربوہ
دوم	فرخ حفیظ	لاہور
سوم	طیب ایوب	منڈی بہاؤالدین
حوصلہ افزائی	طلحہ بن خالد	فیصل آباد

مقابلہ تقریر اردو معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	احمد محمد احسن	ربوہ
دوم	عرفان سیف طاہر	کراچی
سوم	محمود احمد	گوجرانوالہ
حوصلہ افزائی	سعادت احمد	راولپنڈی

مقابلہ تقریر اردو فی البدیہہ

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	شیراز جمیل احمد	کراچی
دوم	رشید بشیر الدین	لاہور
سوم	رانا نسیم احمد	لاہور
حوصلہ افزائی	طاہر عمران ۔ مظفر احمد ظفر	ربوہ ۔ منڈی بہاؤالدین

مقابلہ تقریر انگریزی

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	احسان الحق	کراچی
دوم	ملک نیر احمد	کراچی
سوم	داوٴد احمد	لاہور
حوصلہ افزائی	اسرار احمد	ربوہ

مقابلہ خطبات امام معیار عام

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	جمیل احمد اعوان	ربوہ
دوم	نوید احمد نعیم	کراچی
سوم	سکندر چوہدری	کراچی
حوصلہ افزائی	قیصر محمود	ربوہ

خطبات امام معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	حافظ طیب احمد	ربوہ
دوم	خالد احمد بلوچ	ربوہ
سوم	محمد آصف عدیم	ربوہ
حوصلہ افزائی	عرفان سیف	کراچی

مطالعہ قرآن معیار عام

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	تیمور احمد خان	فیصل آباد
دوم۔	عمران احمد انجم	ربوہ
سوم	کاشف بن ارشد	لاہور
حوصلہ افزائی	شیخ آدم سعید	کراچی

مطالعہ قرآن معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	عرفان سیف	کراچی
دوم	محمد آصف قمر	ربوہ
سوم	منشاد احمد نیر	لاہور
حوصلہ افزائی	ہمایوں طاہر احمد	ربوہ

مرکزی امتحان

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	ملک جواد احمد	گوجرانوالہ
دوم	قیصر محمود	ربوہ
سوم	شیراز جمیل احمد	کراچی
حوصلہ افزائی	سعید احمد	راجن پور

مطالعہ کتب معیار عام

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	توقیر احمد آصف	فیصل آباد
دوم	شیراز جمیل احمد	کراچی
سوم	ملک فرحان احمد	گوجرانوالہ
حوصلہ افزائی	کاشف محمود	سیالکوٹ

مطالعہ کتب معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	طاہر احمد منظور	ربوہ
دوم	خالد احمد بلوچ	ربوہ
سوم	عرفان سیف	کراچی
حوصلہ افزائی	منشاد احمد نیر	لاہور

مضمون نویسی

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	ملک فرحان احمد	گوجرانوالہ
دوم	قیصر محمود	ربوہ
سوم	صادق احمد ریحان	کراچی
حوصلہ افزائی	جمال عبدالناصر	مردان

مقابلہ دعوۃ الی الصلوٰۃ

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	وسیم الرشید	ربوہ
دوم	نعیم الرشید	گوجرانوالہ
سوم	مسعود احمد	ربوہ
حوصلہ افزائی	عطاء المنعم	سیالکوٹ

مقابلہ معلومات اجتماعی

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	شیراز جمیل + سید منصور	کراچی
دوم	حمود الرحمٰن + مظفر احمد	لاہور
سوم	عثمان شکیل + جواد احمد	گوجرانوالہ
حوصلہ افزائی	بشارت احمد + احمد قمر	راولپنڈی

مقابلہ بیت بازی

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	فہیم احمد + وقار احمد	ربوہ
دوم	مظفر احمد + وقار احمد	لاہور
سوم	محمد اقبال + ندیم احمد	راجن پور
حوصلہ افزائی	اعجاز احمد + مظفر احمد	منڈی بہاؤالدین
خصوصی	سعید احمد + حمید احمد	راجن پور

مقابلہ دعوت الی اللہ (معیار عام)

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	احمد محمد احسن	ربوہ
دوم	شیراز جمیل	کراچی
سوم	قیصر محمود	ربوہ
حوصلہ افزائی	ڈاکٹر فہیم اقبال	مردان

مقابلہ حفظ ادعیہ

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	حافظ طارق احمد	ربوہ
دوم	جواد احمد	گوجرانوالہ
سوم	رضوان احمد	لاہور
حوصلہ افزائی	تیمور احمد	فیصل آباد

مقابلہ مشاہدہ معائنہ

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	نور احمد شہزاد	ربوہ
دوم	محمد طیب ایوب	منڈی بہاؤالدین
سوم	ظہور احمد	”
حوصلہ افزائی	عمران بابر	حیدر آباد

مقابلہ پرچہ دعوت الی اللہ (معیار خاص)

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	خالد احمد بلوچ	ربوہ
دوم	محمد آصف عدیم	ربوہ
سوم	ہمایوں طاہر احمد	ربوہ
حوصلہ افزائی	حافظ طیب احمد	ربوہ

پرچہ مرکزی امتحان معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	محمد آصف عدیم	ربوہ
دوم	خالد احمد بلوچ	ربوہ
سوم	طیب احمد طاہر	ربوہ
حوصلہ افزائی	عرفان سیف	کراچی

مقابلہ پیغام رسانی

اول: خالد احمد بلوچ + محمد آصف + حافظ طیب + حافظ طارق — ربوہ

دوم: ملک جواد + ملک فرحان + ملک نعمان + ملک فرید — گوجرانوالہ

سوم: شیراز جمیل + آدم سعید + سکندر چوہدری + عرفان سیف — کراچی

مجموعی طور پر اوّل خادم (معیار خاص) خالد احمد بلوچ ربوہ

مجموعی طور پر اوّل (معیار عام) شیراز جمیل احمد کراچی

مجموعی طور پر اوّل ضلع ربوہ

تاریخ احمدیت
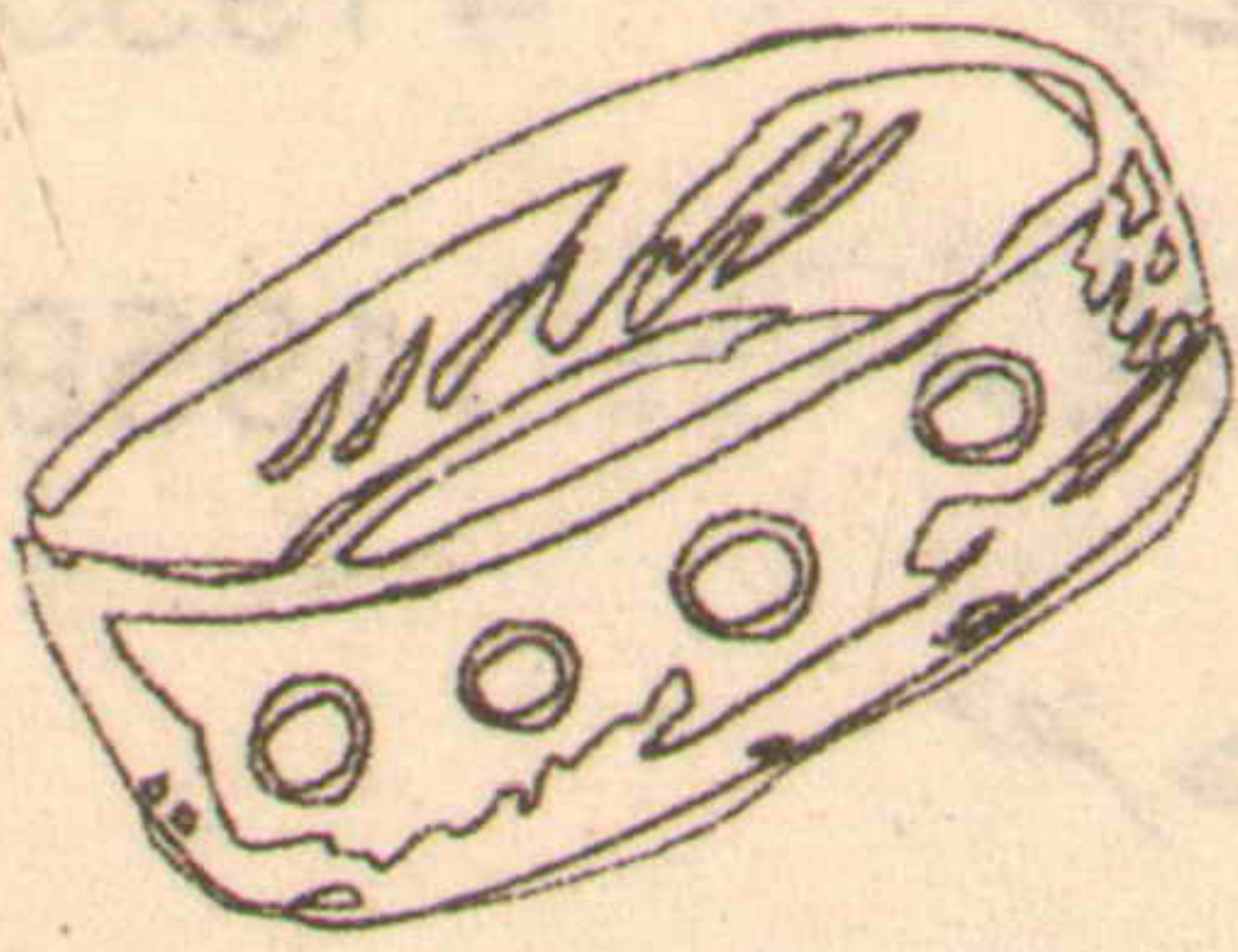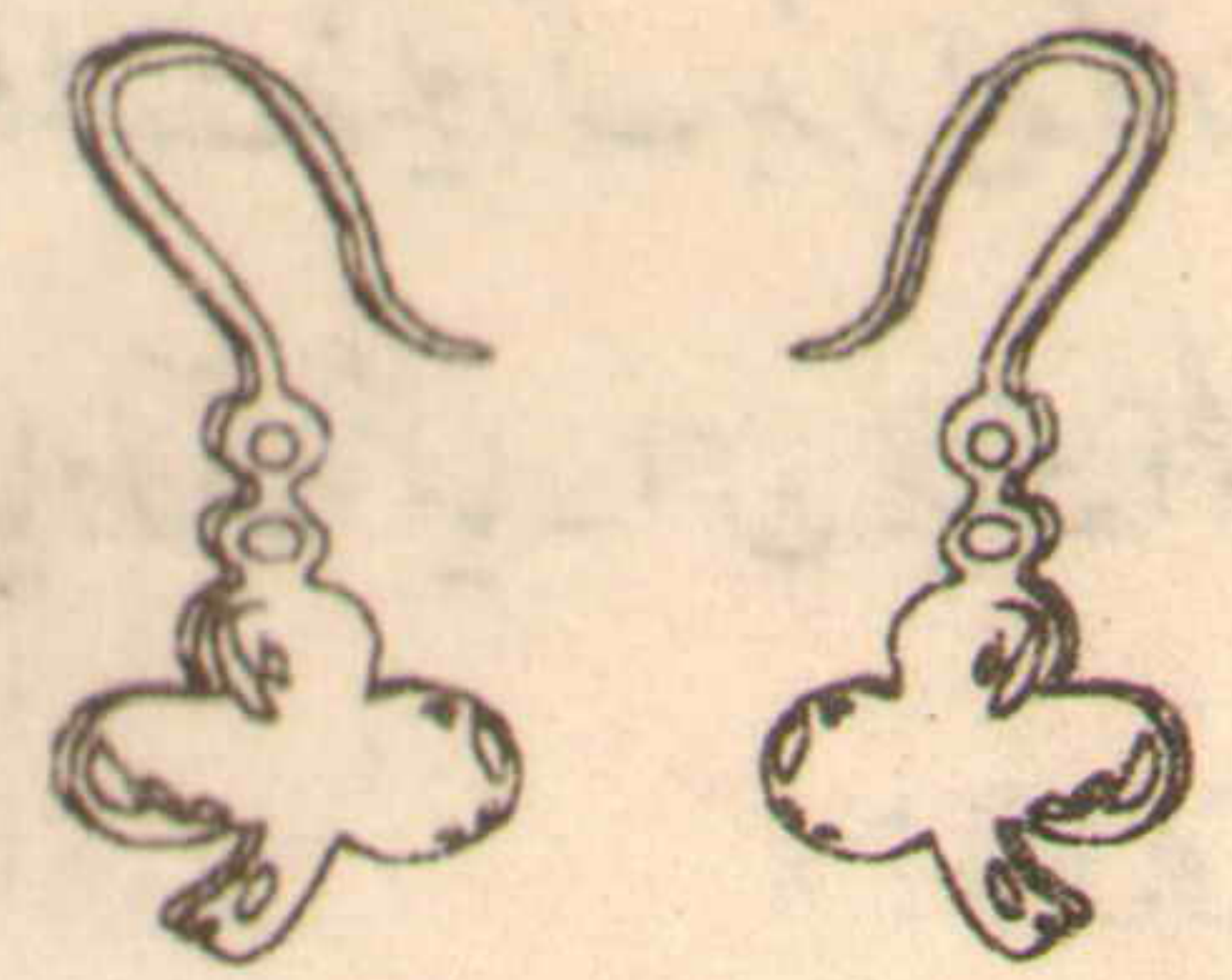
ماہ مئی میں ہونے والے بعض اہم واقعات

(مرتبہ: ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب۔ کلر کہار)

یکم مئی 1926ء	قادیان میں غرباء اور یتامی کے لئے ''دارالشیوخ'' قائم کیا گیا۔
2 مئی 1898ء	قادیان میں جلسۂ طاعون ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے نصائح فرمائیں۔
2 مئی 1908ء	شہزادہ سلطان ابراہیم صاحب اور محمد علی جعفری صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے ملاقات کی۔
3 مئی 1946ء	سیرالیون کی پہلی مجلس مشاورت ہوئی۔
4 مئی 1984ء	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے قیام لندن کے دور کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔
5 تا 14 مئی 1970ء	حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے سیرالیون کا دورہ فرمایا۔
6 مئی 1970ء	حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے سیرالیون کے وزیراعظم سے ملاقات کی۔
6 مئی 1935ء	تحریک جدید کے تحت 3 مربیان کا پہلا قافلہ قادیان سے بیرون ملک روانہ ہوا۔
8 مئی 1935ء	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیروت سے زیورک کے لئے روانہ ہوئے۔ جینوا سے زیورک بذریعہ کار گئے۔
8 مئی 1959ء	فرینکفرٹ جرمنی میں (سرزمین جرمنی میں دوسری) بیت الحمد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس بیت الحمد کا افتتاح حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے 12 ستمبر 1959ء کو کیا۔
9 مئی 1909ء	حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی شادی نہایت سادگی سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی بیٹی حضرت بوزینب بیگم صاحبہ سے ہوئی۔
10 مئی 1897ء	نائب سفیر سلطان ترکی حسین کامی کی قادیان میں آمد حضرت مسیح موعودؑ کی ترکی میں انقلاب کی پیشگوئی۔
11 مئی 1944ء	فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد رکھی گئی۔
12 مئی 1908ء	انگلستان کے ماہر ہیئت دان پروفیسر ریگ کی حضرت مسیح موعود سے ملاقات ہوئی۔
13 مئی 1933ء	بروز ہفتہ حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مصلح موعود انتقال فرما گئیں۔
14 مئی 1953ء	سواحیلی زبان میں قرآن کا ترجمہ شائع ہوا۔ پہلا مجلد نسخہ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بھجوایا گیا۔
15 مئی 1908ء	حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ''چشمہ معرفت'' شائع ہوئی۔

17 مئی 1946ء فرانس میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

18 مئی 1888ء پادری فتح مسیح کی طرف سے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں میں مقابلہ کی دعوت پھر اس کا اعتراف شکست۔

19 مئی 1911ء حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے بیماری کے بعد بیت الاقصیٰ میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

20 مئی 1928ء حضرت مصلح موعود نے جامعہ احمدیہ کا افتتاح فرمایا۔

21 مئی 1951ء ربوہ میں ٹیلی فون کا اجراء ہوا۔ پہلا فون امیر جماعت احمدیہ قادیان کو کیا گیا جو حضرت مصلح موعود کے مندرجہ ذیل الفاظ پر مشتمل تھا۔ "جماعت کو سلام، بیماروں کی عیادت اور دعاؤں کی تحریک"

22 مئی 1893 امرتسر میں عبداللہ آتھم کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مباحثہ کا آغاز ہوا۔ جو جنگ مقدس کے نام سے شائع ہوا۔

22 مئی 1942ء حضرت مصلح موعود نے غرباء کے لئے 500 من غلہ کا مطالبہ کیا۔ جماعت نے 1500 من غلہ پیش کر دیا۔

23 مئی 1949ء فرانس میں پہلی سعید روح نے احمدیت قبول کی۔

24 مئی 1970ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے لندن میں "نصرت جہاں سکیم" کا اعلان فرمایا۔

25 مئی 1905ء مولانا ابوالکلام آزاد کی قادیان میں آمد۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات۔

26 مئی 1908ء لاہور میں صبح 10.30 حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دارفانی سے کوچ فرما گئے۔

27 مئی 1908ء تمام جماعت نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے جانشین اور جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ کے طور پر بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قادیان میں تدفین ہوئی۔

27 مئی 1897ء تحفہ قیصریہ کی اشاعت ہوئی۔ جس میں حضرت مسیح موعود نے ملکہ وکٹوریہ کو پیغام حق پہنچایا۔

28 مئی 1900ء "منارة المسیح" کے لئے چندہ کا اشتہار دیا۔

28 مئی 1924ء امریکہ کے مشہور مستشرق زویمر قادیان آئے۔

29 مئی 1974ء ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے طلباء کا ہنگامہ ہوا۔ شام تک ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف خونریز ہنگاموں کا آغاز ہوگیا۔

30 مئی 1908ء حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے عہد میں صدرانجمن احمدیہ کا پہلا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔

31 مئی 1950ء حضرت مصلح موعود نے ربوہ میں مندرجہ ذیل مرکزی عمارات کا سنگ بنیاد رکھا۔ قصر خلافت، دفتر صدرانجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید، دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔

(ماخوذ از تاریخی معلومات وصد سالہ تاریخ احمدیت)

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

فٹ بال ورلڈ کپ 2002ء

(قیصر محمود۔ دارالعلوم جنوبی ربوہ)

دنیا میں سب سے زیادہ کھیلا جانے والا کھیل فٹ بال ہے، جسکا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ سو سے زائد ممالک کا قومی کھیل فٹ بال ہی ہے۔ فٹ بال کا ورلڈ کپ ہر چار سال بعد ہوتا ہے اور اس کھیل کے کروڑوں شائقین اسکا بڑی بے تابی سے انتظار کرتے ہیں۔

اس سال فٹ بال کے اس میگا ایونٹ کی میزبانی کا شرف مشترکہ طور پر جاپان اور کوریا کو حاصل ہوا ہے۔ کھیلوں کی دنیا کا یہ سب بڑا میلہ 31 مئی سے شروع ہو کر 30 جون تک جاری رہے گا۔

پہلی بار ورلڈ کپ 1930ء میں یوراگوئے میں کھیلا گیا۔ جس میں میزبان ملک نے فائنل میں ارجنٹائن کو شکست دیکر عالمی چمپئین ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ 1930ء سے اب تک مسلسل سولہ ورلڈ کپ منعقد ہو چکے ہیں سوائے 1942ء اور 1946ء کے جب یہ مقابلہ جات دوسری جنگ عظیم کی نذر ہو گئے۔

اب تک کھیلے گئے ورلڈ کپ میں برازیل سب زیادہ چار مرتبہ۔ اٹلی اور جرمنی تین تین مرتبہ۔ یوراگوئے اور ارجنٹائن دو دو مرتبہ اور ایک بار فرانس اور انگلینڈ کی ٹیمیں فاتح رہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کے برازیل کی ٹیم نے 1958ء، 1962ء اور 1970ء میں تینوں ورلڈ کپ مشہور زمانہ اسٹرئیکر پیلے کی قیادت میں جیتے ہیں۔ اسی طرح چیکوسلواکیہ، ہالینڈ اور ہنگری کی ٹیمیں اس لحاظ سے بدقسمت رہیں کہ وہ دو دو بار ورلڈ کپ کا فائنل کھیلنے میں تو کامیاب رہیں لیکن وہ اس اعزاز کو حاصل نہ کر سکیں۔

31 مئی کو جنوبی کوریا کے شہر سیول میں ورلڈ کپ کا افتتاحی میچ دفاعی چمپئین فرانس اور ورلڈ کپ میں پہلی بار شامل ہونے والی ٹیم سینیگال کے درمیان کھیلا جائے گا۔ اس بار تمام دنیا سے 32 ٹیمیں اس ورلڈ کپ میں حصہ لے رہی ہیں۔ جن کو آٹھ گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ گروپ اے میں دفاعی چمپئین فرانس سینیگال، یوراگوئے اور ڈنمارک گروپ بی میں پیراگوئے، جنوبی افریقہ، اسپین اور سلووینیا۔ گروپ سی. میں برازیل، ترکی، چین اور کوسٹاریکا۔ گروپ ڈی میں جنوبی کوریا، پولینڈ، امریکہ اور پرتگال۔ گروپ ای میں جمہوریہ آئرلینڈ، جرمنی، کیمرون اور سعودی عرب۔ گروپ ایف میں کروشیا میکسیکو، اٹلی اور ایکواڈور۔ گروپ جی میں سویڈن، نائیجیریا، انگلینڈ اور ارجنٹائن اور گروپ ایچ میں جاپان بلجیم، روس اور تیونس کی ٹیمیں شامل ہیں۔

اس ورلڈ کپ میں چار ٹیمیں پہلی بار نمائندگی کر رہی ہیں جن میں چین، سینیگال، سلووینیا اور ایکواڈور شامل ہیں۔

پہلی بار ایشیا میں ہونے والے اس ورلڈ کپ میں فاتح کون رہے گا؟ اس کے متعلق قبل از وقت کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن ماہرین کی نظر میں فرانس اور ارجنٹائن کے ساتھ ساتھ برازیل کی ٹیم بھی خلاف توقع نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ اگر ہم گروپس پر نظر دوڑائیں تو جی گروپ میں سویڈن، نائیجیریا، انگلینڈ اور ارجنٹائن کی موجودگی میں یہ گروپ سب زیادہ خطرناک اور جاندار ہے، جسکا ہر مقابلہ شائقین کو بے پناہ لطف فراہم کریگا۔

ایک ماہ تک جاری رہنے والے اس ورلڈ کپ میں مجموعی طور پر 64 میچز کھیلے جائیں گے۔ ابتدائی راؤنڈ میں ہر ٹیم اپنے اپنے گروپ میں تین تین میچ کھیلے گی۔ اس کے بعد ہر گروپ سے دو ٹیمیں پری کوارٹر فائنل کے لئے کوالیفائی کریں گی۔ یہاں سے اس ورلڈ کپ کی ناک آؤٹ سٹیج شروع ہو جائے گی۔ پری کوارٹر فائنل کی فاتح ٹیمیں کوارٹرز فائنل کے لئے ایک دوسرے کا سامنا کریں گی۔ جہاں سے چار خوش قسمت ٹیمیں سیمی فائنلز میں فائنل میچ کے لئے پنجہ آزمائی کریں گی اور 30 جون کو فٹ بال کی دنیا کی دو بہترین ٹیموں کے درمیان میدان گرم ہوگا اور اسی دن یہ فیصلہ ہوگا کہ اگلے چار سال کیلئے کونسی ٹیم اپنے سر پر عالمی چمپیئن کا تاج سجائے گی۔

1986ء کا ورلڈ کپ ارجنٹائن کے میراڈونا کے نام رہا۔ 1994ء کے ورلڈ کپ میں برازیل کا روماریو چھایا رہا اور 1998ء کے ورلڈ کپ کا ہیرو فرانس کا زیدان کہلایا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس بار انفرادی کارگردگی میں کونسا کھلاڑی شہرت کی بلندیوں کو چھوتا ہے۔ اب تک کھیلے گئے ورلڈ کپ کا مختصر سا خاکہ پیش خدمت ہے۔

ورلڈ کپ 1930ء تا 1998ء

ورلڈ کپ نمبر	سن	میزبان ملک	فاتح ٹیم	رنراپ
1	1930	یوراگوئے	یوراگوئے	ارجنٹائن
2	1934	اٹلی	اٹلی	چیکوسلواکیہ
3	1938	فرانس	اٹلی	ہنگری
4	1950	برازیل	یوراگوئے	برازیل
5	1954	سوئٹزرلینڈ	مغربی جرمنی	ہنگری
6	1958	سویڈن	برازیل	سویڈن
7	1962	چلی	برازیل	چیکوسلواکیہ
8	1966	انگلینڈ	انگلینڈ	مغربی جرمنی
9	1970	میکسیکو	برازیل	اٹلی
10	1974	مغربی جرمنی	مغربی جرمنی	ہالینڈ
11	1978	ارجنٹائن	ارجنٹائن	ہالینڈ
12	1982	اسپین	اٹلی	مغربی جرمنی
13	1986	میکسیکو	ارجنٹائن	مغربی جرمنی
14	1990	اٹلی	جرمنی	ارجنٹائن
15	1994	امریکہ	برازیل	اٹلی
16	1998	فرانس	فرانس	برازیل
17	2002	جاپان/کوریا	؟	؟

امدادی رسائل: ہفت روزہ اخبار جہاں اور ہفت روزہ میگ

رزلٹ مقابلہ مضمون نویسی

سہ ماہی اوّل 2002ء

اوّل:	طاہر احمد قمر	ٹیکسلا
دوم:	مرزا عرفان قیصر	ربوہ
سوم:	قیصر محمود	ربوہ
چہارم:	ناصر شبیر	ربوہ
پنجم:	خرم منیب	ماڈل ٹاؤن لاہور
ششم:	ملک خالد محمود	ربوہ
ہفتم:	ذیشان ظفر اللہ	ربوہ
نہم:	کلیم احمد	وحدت کالونی لاہور
دہم:	ڈاکٹر وقار احمد	سمن آباد لاہور

(منجانب شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام

سرائے خدمت، کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کی افتتاحی تقاریب

(رپورٹ: مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب۔ نائب صدر اوّل)

ایوان محمود ربوہ میں ۲۸ فروری ۲۰۰۲ء کی شام ایک پُروقار تقریب میں خدام الاحمدیہ پاکستان کے گیسٹ ہاؤس ''سرائے خدمت'' کی تعمیر نو اور کمپیوٹر سیکشن کی عمارت کا افتتاح کیا گیا، اس کے ساتھ ساتھ گیسٹ ہاؤس کے توسیعی حصہ کا سنگ بنیاد اور نئے جنریٹر روم کا افتتاح بھی عمل میں لایا گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ مہمان خواتین کیلئے ایوان محمود کے ایک حصے میں بیٹھنے کے لئے نشستوں اور طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ محترم مہمان خصوصی کی اجازت سے طعام کا آغاز کیا گیا۔ قناتوں کے ساتھ رکھی گئی میزوں پر تانبے کی ڈشوں میں لذیذ کھانا ترتیب سے چنا گیا تھا۔ مہمانوں نے نشستوں سے اُٹھ کر کھانا لیا اور کرسیوں پر بیٹھ کر تناول فرمایا۔ عشائیہ کے بعد اس تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم بجیل احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے کی۔ جس کے بعد مکرم صباح الظفر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔

سرائے خدمت کی تعمیر و تزئین نو

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نائب صدر دوم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''وسع مکانک'' کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر مجلس خدام الاحمدیہ نے یہ گیسٹ ہاؤس 1976ء میں تعمیر کیا جس کا بنیادی مقصد جلسہ سالانہ پر آنے والے غیر ملکی مہمانوں کو رہائش مہیا کرنا تھا۔ اس کی دوسری منزل 1983ء میں تعمیر ہوئی جس کا سنگِ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 جولائی 1983ء کو اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ اب بیس پچیس سال کا عرصہ گزرنے کے بعد یہ عمارت مسلسل شکست و ریخت کی بناء پر کئی سالوں سے تزئین و آرائش اور تعمیرِ نو کا تقاضا کر رہی تھی۔ سرائے خدمت کی اس مجموعی متاثرہ ہیئت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مکمل طور پر اس کی تعمیرِ نو کرنا ہی بہتر ہے۔ اس محنت طلب اور مسلسل توجہ کے حامل کام کیلئے جن احباب نے بھرپور تعاون کیا بغرضِ دعا اور شکریہ کے طور پر ان کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔

اس تعمیر کے نگران مکرم برادرم مرزا فضل احمد صاحب مہتمم تحریک جدید تھے جنہوں نے مسلسل غیر معمولی محنت اور لگن کے ساتھ دن رات اس کی نگرانی کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

☆ مکرم مدثر احمد صاحب (آرکیٹیکٹ) نے اس کی تعمیر اور

تزئین کیلئے ڈیزائن تیار کیا اور پھر باقاعدگی سے لاہور سے تشریف لاکر اس کی نگرانی کرتے رہے اور اپنے تکنیکی مشوروں سے نوازتے رہے۔

☆ مکرم مبارک صاحب (کنٹریکٹر) نے محنت اور مہارت سے اس عمارت کی تعمیر کی۔

☆ مکرم محمد امین صاحب نے دن رات یہاں رہ کر لکڑی اور رنگ و روغن کا کام کیا۔

☆ مکرم ظفراللہ صاحب نے بجلی کی وائرنگ کا کام کیا۔ اس ضمن میں یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ اس تعمیر کے دوران ایوانِ محمود کی وائرنگ کو اس کے اصل مطلوبہ لوڈ کے مطابق مکمل طور پر تبدیل کردیا گیا ہے۔ مکرم رشید احمد صاحب نے سینٹری کا کام کیا۔

☆ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب اور مرزا رضوان احمد صاحب (لاہور) کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ جنہوں نے اس گیسٹ ہاؤس کیلئے فرنیچر اور پردے فراہم کئے اور مالی معاونت بھی کی۔

☆ اس عمارت کیلئے چپ بورڈ مکرم مرزا نصیر احمد طارق صاحب آف پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم نے فراہم کیا۔

☆ اور اس کے علاوہ مکرم آر۔ ڈی۔ احمد صاحب (اسلام آباد) اور مکرم خلیل احمد سونگی صاحب (لاہور) نے بھرپور مالی معاونت کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا وفی الاخرۃ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اپنی جناب سے کبھی نہ ختم ہونے والے اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے فیتہ کاٹ کر اور اجتماعی دعا کے ساتھ گیسٹ ہاؤس کی تعمیر نو کا افتتاح فرمایا۔ گیسٹ ہاؤس مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی تعمیر نو میں تقریباً ایک سال کا عرصہ صرف ہوا ہے۔ فرش اور لکڑی کا کام نئے انداز کے ساتھ کیا گیا ہے۔ لکڑی کے دروازے، کھڑکیاں اور الماریاں وغیرہ بہت محنت اور ماہرانہ انداز میں بنائی گئی ہیں۔ دبیز قالین اور فرنیچر کے سامان پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ گیسٹ ہاؤس کا کچن وسیع اور دیدہ زیب بنا دیا گیا ہے۔ اور ان کے علاوہ بھی کئی خوبصورت تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے گیسٹ ہاؤس کی اس تعمیر نو کا جائزہ لیا اور مختلف کاموں پر تبصرہ اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اسی طرح آپ بالائی منزل پر بھی تشریف لے گئے۔ اور اس کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

کمپیوٹر سیکشن و جنریٹر روم

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے اپنی رپورٹ میں کمپیوٹر سیکشن کے بارے میں بتایا کہ اس میں سردست ۱۲ کمپیوٹرز رکھے گئے ہیں۔ جن سے کمپیوٹر ٹریننگ کا آغاز کیا جارہا ہے اس کے علاوہ یہاں میڈیکل ٹرانسکرپشن کا آغاز بھی کیا جائے گا۔ کمپیوٹر سیکشن کے لئے تمام کمپیوٹرز مکرم فاروق احمد صاحب مظہر اور مکرم عمار احمد صاحب مظہر (اسلام آباد) نے پیش کئے ہیں۔ اور اس کی تعمیر میں مکرم منصور احمد صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب اور مکرم بشارت احمد صاحب (اسلام آباد) نے تعاون کیا۔

محترم مہمان خصوصی خدام الاحمدیہ پاکستان کے کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ کے افتتاح کیلئے ایوان محمود کی شمالی جانب تشریف لے گئے۔ اس کا جائزہ لیا اور افتتاح فرمایا۔ بعد میں آپ نے نیا تعمیر ہونیوالا جنریٹر روم بھی ملاحظہ فرمایا۔

بقیہ صفحہ 5 پر
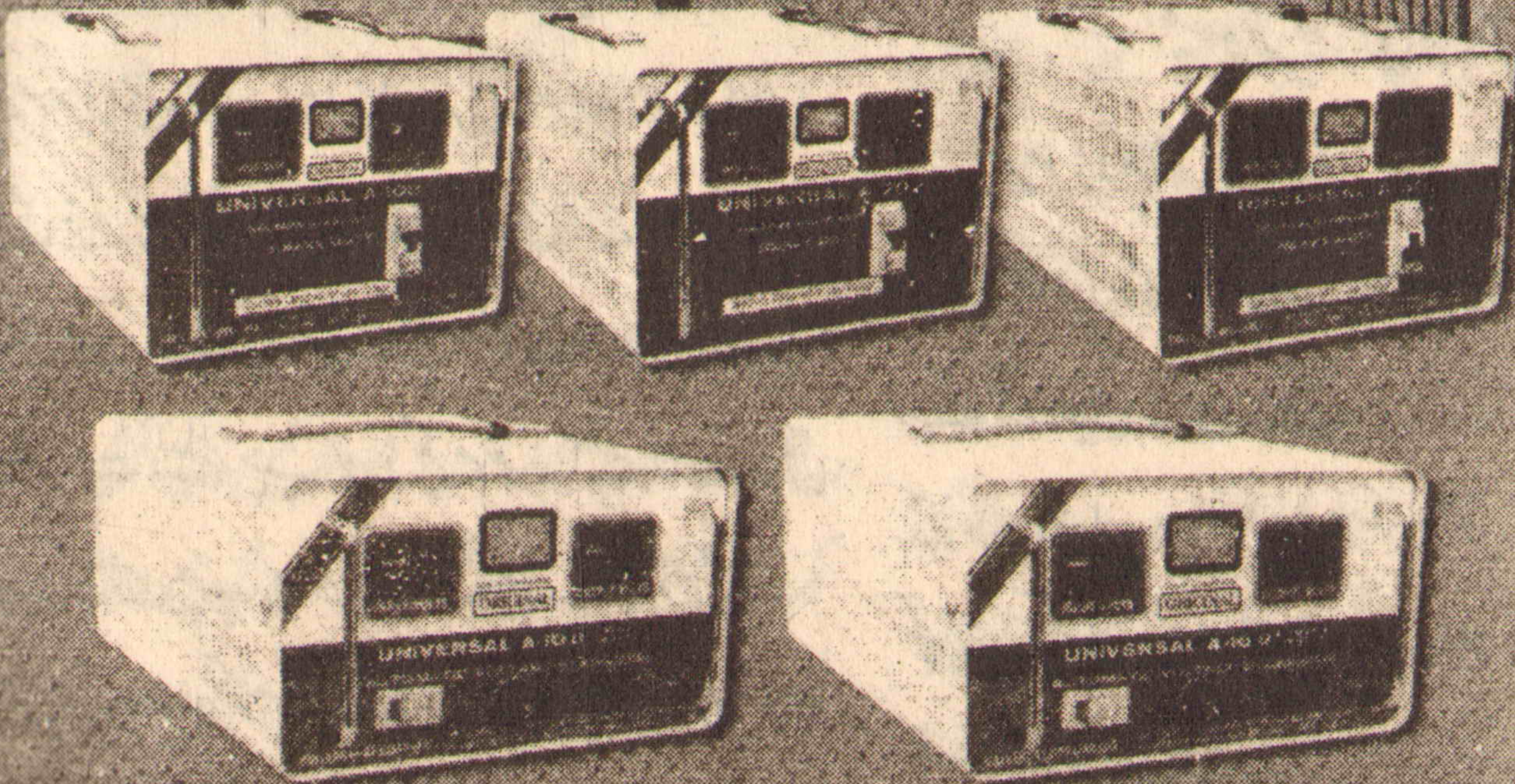
محفلِ شعروسخن

(رپورٹ: ادارہ خالد)

مورخہ ۲۸ فروری ۲۰۰۲ء کی شب ایک محفل شعروسخن ایوان محمود میں منعقد کی گئی تھی۔ اس محفل میں ڈیرہ غازی خان سے تشریف لائے ہوئے احمدی شاعر محترم سردار رشید قیصرانی صاحب کے ساتھ ایک شام منائی گئی۔ اس محفل کے کمپیئر محترم پروفیسر مبارک احمد صاحب عابد تھے۔ آپ کی شاعری کے تین مجموعے، صدیوں کا سفر تھا، فصیل لب اور نین جزیرے، شائع ہو چکے ہیں اور ایک زیر طبع ہے۔ آپ کی شاعری میں اپنے علاقے کے صحراؤں کی وسعت، پنجند کی روانی، ریت کے ذروں میں جھلکتا دھنک رنگ اور ماحول کا سہانا انگ بولتا ہے۔ آپ کی بعض معروف غزلوں اور نظموں کے چند شعر یہ ہیں۔

گو بکو اہل ستم تیغ ستم لے کے چلے
ہم فقط تیری محبت کا علم لے کے چلے
دست بستہ نظر آئے ہیں ہر اک موڑ پہ حرف
ہم جو پروانہء سلطانِ قلم لے کے چلے

☆☆☆

وہ تو جب بولتے ہیں کون ومکاں بولتے ہیں
تم ڈرو ان سے جو اشکوں کی زباں بولتے ہیں

☆☆☆

جو سجدہ گاہیں تلاش کرنے لگے تو عمریں گزار دو گے
خود اپنے سائے کی صف بچھانا وہیں سجود و قیام کرنا

گاتا رہا ہے دور کوئی ہیر رات بھر
میں دیکھتا رہا تیری تصویر رات بھر

☆☆☆

مجھے کیا خبر کہ وہ ذکر تھا وہ نماز تھی کہ سلام تھا
میرا اشک اشک تھا مقتدی، تیرا حرف حرف امام تھا
تیرے کنج لب سے رواں دواں وہ جو ایک سیلِ حروف تھا
اسے لہر لہر سمیٹنا، اُسی کملی والے کا کام تھا

☆☆☆

بشارتوں کی نوید ہم ہیں، مسرتوں کے نقیب ہم ہیں
رہِ طلب میں نگار یکتا سے دور تم ہو قریب ہم ہیں
ہمارا مسلک سبھی سے الفت تمہارا شیوہ سبھی سے نفرت
معاملات دل ونظر میں عجیب تم ہو عجیب ہم ہیں

☆☆☆

تو خود اپنے نام کی لاج رکھ تیرا نام بھی تو رشید ہے
میری لغزشیں نہ شمار کر، نہ حسابِ جرم وثواب کر

اس محفل کے لئے ایوان محمود برقی روشنیوں اور دیئوں سے سجایا گیا۔ سٹیج پر تکیے اور قالین وغیرہ سجا کر اسے دیدہ زیب بنایا گیا تھا۔ حسن ترتیب، جگمگاہٹ اور انتظام دیدنی تھا۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ بھی اس محفل میں بھی تشریف فرما رہے۔ ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی یہ محفل شعروسخن حسین یادیں لئے اختتام کو پہنچی۔

خون کی کمی (ANAEMIA)

(ڈاکٹر محمد عامر خان۔ پیتھالوجسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خون انسانی رگوں میں دوڑنے والا نہایت اہم سیال مادہ ہے جس کا کام انسانی جسم کے ہر خلیہ کو آکسیجن پہنچانا ہے۔ اور خلیہ آکسیجن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ خون بنیادی طور پر دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک تو مائع شکل کا مادہ جسے پلازمہ (Plasma) کہتے ہیں۔ دوسرا حصہ مختلف اقسام کے خلیات (Cells) اور کچھ اور چھوٹے نہایت اہم اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ عوام الناس اور عام حکیموں وغیرہ کی رائے میں "جگر" خون بناتا ہے جب کہ حقیقتاً ایک نارمل انسان میں اللہ تعالیٰ نے یہ کام ہڈیوں کے گودے یعنی Bone Marrow کے سپرد کر رکھا ہے۔

یہ درست ہے کہ انسانی پیدائش سے قبل کچھ عرصہ کے لئے جگر اور تلی میں خون بنتا ہے۔ لیکن نارمل انسان میں یہ کام Bone Marrow ہی کرتا ہے۔

خون ویسے تو بے رنگ سیال مادہ ہے لیکن سرخ رنگ کا نظر آتا ہے اس کی وجہ اس میں پایا جانے والا ایک مالیکیول ہے جس کا نام ہیموگلوبن (Hemoglobin) ہے۔ اسی مالیکیول کی کمی کی وجہ سے انسانی جسم میں خون کی بھی کمی ہو جاتی ہے۔ جسے Anaemia کہتے ہیں۔

خون کی کمی پاکستان سمیت تیسری دنیا کے ممالک کا اہم اور عمومی مسئلہ ہے۔ لیکن اگر عوام الناس کو اس کی وجوہات معلوم ہو جائیں اور اس کی روک تھام کے بارے میں آگاہی ہو جائے تو یہ مسئلہ بہت حد تک کم ہو سکتا ہے۔

خون کی کمی Anaemia کی سب سے اہم اور عام وجہ

پوری دنیا میں خون کی کمی کی سب سے بڑی وجہ اور قسم فولاد کی کمی ہے۔ اسے Iron Deficiancy Anaemia کہتے ہیں۔ آج کا موضوع یہی بیماری ہے۔

فولاد کی کمی

Iron Deficiency Anaemia

اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ اس کی ایک وجہ خوراک میں فولاد کی کمی ہے۔ فولاد سب سے زیادہ گوشت، کلیجی، انڈہ اور بعض پھلوں اور سبزیوں میں پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں گوشت میں پایا جانے والا فولاد اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ یہ انسانی جسم میں آسانی سے اور مؤثر طور پر جذب ہو جاتا ہے۔ جب کہ سبزیوں میں موجود آئرن بہت کم مقدار میں جذب ہوتا ہے۔ خوراک کی کمی بچے بوڑھے، عورت مرد سب میں ہو سکتی ہے لیکن عموماً بچوں اور عورتوں میں یہ وجہ پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچوں کو عملی طور پر جو خوراک دی جاتی ہے اس میں فولاد کم ہوتا ہے جب کہ عمومی طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف دودھ دینے سے یہ مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ حقیقتاً دودھ میں فولاد کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ اور بچے کو خصوصاً نشوونما کے دور میں فولاد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے ملکوں میں عورتوں کو گوشت

کم دیا جاتا ہے، بعض خود کم کھاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے کمی ہو جاتی ہے۔

اخراج خون

دوسری بڑی وجہ جو کہ صرف خواتین میں پائی جاتی ہے وہ ان کا (ایام) Manses کا اخراج خون ہے۔ جو کہ بعض اوقات بہت زیادہ ہو جاتا ہے اور بالآخر آہستہ آہستہ خون کی کمی پر منتج ہوتا ہے۔

اضافی ضرورت

اس کے علاوہ خواتین میں حمل اور بچے کو دودھ پلانے کے دوران فولاد کی اضافی ضرورت بچے کے لئے ہوتی ہے جس کے لئے بہر حال ماں کو زائد خوراک یا دوائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچہ تو اپنی مطلوبہ مقدار قدرتی طور پر حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن ماں میں فولاد کی کمی ہو جاتی ہے۔ دکھ کی بات یہ ہوتی ہے کہ عموماً عورت حمل سے پہلے ہی خون کی کمی کا شکار ہو جاتی ہے۔ پھر حمل اور دودھ پلانے کے دوران مزید کمی کی شکار ہو جاتی ہے۔ ایسے میں اگر متوازن خوراک نہ لے تو خون کی کمی کی شدت اور بڑھ جاتی ہے۔

خلاف معمول اخراج خون

خون کی کمی کی ایک نہایت اہم وجہ انسانی جسم سے خون کا (Abnormal) اخراج ہے جو کہ کسی بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ اخراج معدہ اور آنتوں کے زخموں (Ulcers) سے، کینسرز (Cancers) سے یا کسی بھی وجہ سے خون بہ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ اخراج خون نظر نہیں آتا اسے Occult Blood کہتے ہیں۔ یہ اخراج خون خصوصاً مردوں میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور عموماً یہ معدہ اور آنتوں کی سیریس بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے۔

پیٹ کے کیڑے

تیسری دنیا کے ممالک میں خون کی کمی کی ایک بڑی وجہ پیٹ کے کیڑے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم (Hook Worms) ہیں جو آنتوں میں سے بکثرت خون چوستے ہیں اور خون کی شدید کمی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ وجہ عموماً چھوٹے بچوں (جو عموماً مٹی کھاتے ہیں / ننگے پاؤں پھرتے ہیں) اور دیہات کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

علامات

خون کی کمی کی عمومی علامات تو کمزوری، نقاہت، تھکاوٹ کام میں جی نہ لگنا، بھوک میں کمی، ورزش یا محنت کرنے سے دل کا زیادہ دھڑکنا یا سانس کا پھولنا اور رنگ میں پیلاہٹ (Palor) آ جانا ہے۔ اس کے علاوہ وہ بیماری جو خون کی کمی (Anaemia) کا سبب بنتی ہے، اس کی علامات بھی مریض میں ظاہر ہوتی ہیں۔

تشخیص

اس قسم کا Anaemia خون کی سلائیڈ بنا کر لیبارٹری میں آسانی سے تشخیص کیا جا سکتا ہے۔ اس میں مریض کے سرخ خلیات کی تعداد کم ہو جاتی ہے، وہ چھوٹے ہو جاتے ہیں اور ان میں ہیموگلوبن کی مقدار کم نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ وجہ یا بیماری بھی تلاش کی جاتی ہے جو فولاد کی کمی کا باعث بنتی ہے۔

علاج

تشخیص کے بعد اس کا علاج نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ اگر صرف فولاد کی کمی ہے تو عموماً گولیوں کی شکل میں آئرن دیتے ہیں بعض اوقات Ingectable یعنی ٹیکوں کی شکل میں آئرن دیا جاتا ہے۔ اور اگر یہ کسی بیماری کی وجہ سے ہے تو

ساتھ ساتھ اس بیماری کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔

عمومی ہدایات

خون کی کمی سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل عمومی ہدایات ذہن نشین کرلیں۔

۱۔ ہر انسان کو اپنے ہیموگلوبن Hemoglobin سے باخبر رہنا چاہیے۔ سال میں کم از کم ایک دو مرتبہ یہ ٹیسٹ کروالینا چاہیے۔

۲۔ جونہی خون کی کمی کی علامات شروع ہوں، مستند ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

۳۔ خوراک متوازن رکھیں جس میں حسب توفیق گوشت، انڈہ، کلیجی وغیرہ ضرور شامل ہوں۔

۴۔ صاف ستھرا رہنے کی عادت ڈالیں۔

۵۔ چائے کا استعمال بہت زیادہ نہ کریں۔

۶۔ غیر معمولی اخراج خون کے سلسلہ میں فوری ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

۷۔ حمل کے دوران خواتین اپنی خوراک کا خصوصاً خیال رکھیں اور سارا عرصہ مستند ڈاکٹر کو چیک اپ کروائیں تا کہ خون کی کمی کا بروقت علاج ہو سکے۔

۸۔ بچوں کی نشوونما کے ساتھ ساتھ متوازن خوراک بڑھاتے رہیں۔

۹۔ ۴ ماہ کی عمر کے بچے کو ٹھوس خوراک شروع کروادیں کیونکہ صرف ماں کا دودھ اس کے لئے کافی نہیں ہوتا۔

۱۰۔ اس بیماری کا علاج خوراک اور ادویات کے ذریعہ کروانا چاہیے بلاوجہ خون کی بوتل لگوانے سے پرہیز کریں۔

☆☆☆

بقیہ از صفحہ 35

سیر کا معمول

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ماہ مئی میں بوجہ علالت سیر پر تشریف نہ لے جاسکے اور ۱۰ جون کو ایک مختصر وقفے کے بعد دوبارہ سیر کیلئے باہر تشریف لائے۔

(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۱)

طاعون سے کوئی جگہ باقی نہ رہے گی مگر قادیان

۳۱ مئی ۱۹۰۲ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

''قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون سے کوئی جگہ باقی نہ رہے گی۔ جیسے فرمایا ہے اِن مِن قرية الانحن مهلكوها قبل يوم القيامة او معذبوها.

اس سے لازم آتا ہے کہ کوئی قریہ مس طاعون سے باقی نہ رہے۔ اس لئے قادیان کی نسبت فرمایا انہ اوی القریۃ یعنی اس کو انتشار اور افراتفری سے اپنی پناہ میں لے لیا''۔

(الحکم قادیان ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء صبح کی سیر کے دوران فرمایا:۔

''میں آج کل طاعون سے قادیان کے محفوظ رہنے کیلئے بہت دعائیں کرتا ہوں۔ اور باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے وعدے فرمائے۔ لیکن سوءِ ادب اور انبیاء کے طریق سے دور رہے کہ خدا کی لایدرک شان اور غناءِ ذاتی سے خوف نہ کیا جائے''۔

(الحکم قادیان ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

☆☆☆

احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے
کہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے نئے سال میں ایک نئے جوش
اور ولولہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

منجانب

قائد و عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر 69 صریح

ضلع فیصل آباد

***

احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست
ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے نئے سال میں ایک نئے
جوش اور ولولہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطاء
فرمائے (آمین)

دعاگو

قائد و عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر

ضلع فیصل آباد

احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست
ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے نئے سال میں ایک نئے
جوش اور ولولہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطاء
فرمائے (آمین)

منجانب

قائد و عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ دار لفضل

ضلع فیصل آباد

احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست
ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے نئے سال میں ایک نئے
جوش اور ولولہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطاء
فرمائے (آمین)

منجانب

قائد و عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ کریم نگر

ضلع فیصل آباد

گوشۂ سائنس

راجہ برہان احمد طالع ۔ اسلام آباد

نابینا افراد کیلئے خوشخبری

امریکی سائنس دانوں نے ایک ایسی "مصنوعی آنکھ" تیار کرلی ہے جس کی مدد سے اندھے نہ صرف بڑے سائز کے الفاظ پڑھ سکیں گے بلکہ اپنے اردگرد پڑی ہوئی اشیاء کی پہچان بھی کرسکیں گے۔ اندھوں کے لئے ایجاد کی گئی یہ مصنوعی آنکھ انتہائی چھوٹا کیمرہ ہے جس کی تار براہ راست اس کے دماغ سے منسلک کردی جائے گی۔ یہ مصنوعی آنکھ ایجاد کرنے والے نیویارک کے ڈوبلے انسٹیٹیوٹ کے چیئرمین مسٹر ڈوبلے نے ایک جریدے میں اس نئی ایجاد کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ اس کے استعمال سے اندھا انسان روشنی کی شعاعوں کو بھی محسوس کرسکے گا انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ انسٹیٹیوٹ کے سائنس دانوں نے اس ایجاد کے لئے ۱۹۷۸ء میں کام شروع کیا تھا اس مقصد کے لئے تقریباً بائیس سال قبل ایک ۳۶ سالہ اندھے شخص جیری نے تجربات کے لئے خود کو رضا کارانہ طور پر پیش کیا تھا۔ مسٹر ڈوبلے نے کہا کہ اس مصنوعی آنکھ کو انتہائی کارآمد بنانے کے لئے تجربات جاری رہیں گے اور بہت جلد اندھے لوگ نارمل انسانوں کی طرح زندگی بسر کرسکیں گے۔ سائنس دان اندھوں کے لئے اس کیمرے کی تار کو دماغ کی بجائے پردہ چشم (Retina) میں نصب کرنے پر بھی غور کررہے ہیں۔ واضح رہے کہ آنکھ کے ڈیلے کی پشت پر موجود اس جھلی میں روشنی کے لئے حساس خلیے ہوتے ہیں جو دماغ سے جڑے ہوتے ہیں۔ مسٹر ڈوبلے کے مطابق یہ مصنوعی آنکھ استعمال کرنے والے اندھے دو انچ چوڑے اور آٹھ انچ لمبے لفظ کو ایک بازو کی دوری سے بآسانی پڑھ سکیں گے۔ انسٹیٹیوٹ کے حکام کے مطابق یہ مصنوعی آنکھ کسی حد تک مزید بہتر بنا کر اس سال کے آخر تک بعض دوسرے ممالک میں محدود تعداد میں دستیاب ہوگی۔

انٹرنیٹ کیا ہے؟

گزشتہ دہائی میں انٹرنیٹ کے ذریعہ رابطہ کے نظام میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ اس صدی کے اختتام تک لکھوکھا انفرادی اور تنظیمی رابطے پوری دنیا میں قائم ہوچکے ہوں گے اور پوری دنیا میں اس کا استعمال بہت عام ہوچکا ہوگا۔ اسی بات کو اگر اور سادہ طریق پر بیان کیا جائے تو یوں کہا جاسکتا ہے کہ انٹرنیٹ ایک انتہائی وسیع معلومات کا تانا بانا ہے جس کے ذریعہ کمپیوٹر استعمال کرنے والے افراد اور تنظیموں کو ٹیلی فون لائنوں Cables اور Satellite رابطوں کے ذریعہ منسلک کردیا گیا ہے۔ استعمال کرنے والا ماہانہ ایک قلیل مقدار میں سہولت مہیا کرنے والے کو رقم کی ادائیگی کرتا ہے۔ وہ ایک ایسی کمپنی ہوتی ہے جو اسے انٹرنیٹ سے ملا دیتی ہے۔ انٹرنیٹ پر لاکھوں ایسے مقامات Sites ہوتے ہیں۔ جن کو ایسے افراد یا ایسی تنظیموں نے قائم کیا ہوتا ہے جو معلومات کو آگے پھیلا دینا چاہتی ہیں۔ انہیں WebSites کہا جاتا ہے کیونکہ انٹرنیٹ بھی ایک قسم کا مکڑی کا جالا ہی ہے۔ ان سب مقامات Sites کو کمپیوٹروں میں اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ یہ خود بخود انٹرنیٹ پر قائم ہوجاتے ہیں۔

قلبِ نازک کا نظام

آج موضوعِ سخن ہے قلبِ نازک کا نظام جسمِ انسانی میں حاصل ہے جسے عالی مقام

پھر اسی فیاض دل کا تذکرہ کرتا ہوں میں
زندگی کا جام جس کے حوض سے بھرتا ہوں میں
گوشت کے اک لوتھڑے اور چند شریانوں کا نام
منحصر ہے چار کمروں پر فقط اس کا نظام
جمع کرتا ہے یہ سارے جسم کا خونِ کثیف
پھیپھڑے مل کر بناتے ہیں جسے جنسِ لطیف
اس مصفیٰ خون سے کرتا ہے فوّارے کا کام
زندگی قائم ہے جس سے ہے یہی وہ اہتمام
گوشہ گوشہ جسم کا سیراب کردیتا ہے یہ
خلیہ خلیہ غرقِ خونِ ناب کردیتا ہے یہ
درحقیقت تاجدارِ جسم انسانی ہے یہ
عقل و دانش، علم و حکمت کی فراوانی ہے یہ
خون کی تقسیم میں دیکھیں تو کیا لیتا ہے دل
خود تو کم لیتا ہے اوروں کو بہت دیتا ہے دل
باوجود اس کے کہ یہ دیتا ہے اور لیتے ہیں ہم
ظلم اس پر کتنے دانستہ بھی کردیتے ہیں ہم
جب طعامِ چرب و شیریں ہضم کرلیتے ہیں ہم
دل کی شریانوں میں گویا زہر بھر دیتے ہیں ہم
اور جب پی پی کے سگرٹ ہم اڑاتے ہیں دھواں
ڈولنے لگتی ہے اس کی کشتیِ بے بادباں
اپنی شریانوں کو تب مسدود کرلیتا ہے یہ
زندگی کو اس طرح محدود کرلیتا ہے یہ
گردشِ خوں اس طرح محدود ہوجاتی ہے جب
درد سے بے چین ہی رہتے ہیں پھر ہم روز و شب
درد یہ ''اینجائنا'' کے نام سے موسوم ہے
''اینجی سڈ'' اس کا مداوا ہے تمہیں معلوم ہے
یہ دوا لیکن ہمیشہ کارگر ہوتی نہیں
زندگی آرام سے پھر تو بسر ہوتی نہیں
حکم ہے اس کو کہ یہ دن بھر چلے، شب بھر چلے
جب یہ تھک جائے تو ہم کہتے ہیں، اب ہم مر چلے

(ماخوذاز ''شہدِ سم'' ڈاکٹر محمود الحسن صاحب)

حضرت مصلح موعود نے فرمایا

''یہ سائنس کی ترقی کا زمانہ ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد سائنس کے ابتدائی اصولوں سے واقف ہوجائے اور ابتدائی اصول اس کثرت کے ساتھ جماعت کے سامنے دہرائے جائیں کہ ہمارے نائی، دھوبی بھی یہ جانتے ہوں کہ پانی دو گیسوں آکسیجن اور ہائیڈروجن سے بنا ہوا ہے یا روشنی آکسیجن لیتی ہے اور کاربن چھوڑتی ہے۔ اگر اسے آکسیجن نہ ملے تو بجھ جاتی ہے۔ جب ان ابتدائی باتوں سے اکثر لوگ واقف ہوجائیں گے تو بعد میں آنے والے ان سے اوپر کے درجہ پر ترقی پاجائیں گے''۔ (مشعل راہ جلد اوّل صفحہ ۴۴۶)

پودینہ

پودینہ زمانہ قدیم سے لوگ استعمال کرتے آرہے ہیں اور اس کی افادیت کے قائل ہیں، قدیم یونان اور روم کے باشندے تو ہزار ہا برس سے پودینے کے بوٹے کو جانتے ہیں اور غذا کی بجائے دوا کے طور پر بھی پودینے کو استعمال کرنے کے طریقے وہ جانتے تھے اور اس سے بھرپور فوائد اٹھاتے تھے، عرب کے اطباء نے اپنی کتب میں پودینے کی بہت تعریف کی

جس کی وجہ سے یہ ہندو پاک میں رائج ہوا۔ پودینہ بہت خوشبودار چیز ہے، قصبوں اور دیہات میں، سب جگہ ملتا ہے عام طور پر اس کو خوشبو کے لئے سالن میں ڈالتے ہیں، خوشبودار ہونے کے علاوہ یہ کھانے کو ہضم کرتا ہے، معدہ کو قوت دیتا ہے اور ریاح کو نکالتا ہے۔ پہاڑ کی چوٹی پر ۵ ہزار سے دس ہزار فٹ تک کی بلندی پر خودرو پیدا ہوتا ہے، اس کی بہت ساری قسمیں ہیں لیکن قدیم اطباء اس کی صرف تین قسمیں اپنی کتابوں میں بیان کرتے ہیں۔ ا۔ جنگلی ۲۔ پہاڑی ۳۔ بستانی یا نہری لیکن جدید تحقیقات و تفتیشات کی روشنی میں معلوم ہوا ہے کہ اس کی بہت سی اقسام ہیں۔ پودینہ کو پیپرمنٹ یا سنتھاپائیٹریٹ کہتے ہیں۔ گول پتی والے پودینہ کو منتھا روٹنڈی فولیا کہتے ہیں، نہری پودینہ کو منتھا ایکوائیکا بولتے ہیں یہ قسمیں ادویات میں استعمال ہوتی ہیں۔ پودینے کا تنا چوکور اور شاخ دار ہوتا ہے۔ ان کے پتوں کے کنارے آرے کی طرح دندانہ دار ہوتے ہیں۔ پھول خوبصورت، بنفشی رنگ کے ہوتے ہیں جو شاخ کے کنارے پر نکلتے ہیں۔ ان کی خوشبو نہایت تیز اور دل کو بھلی لگتی ہے۔ ذائقہ تند اور گرم تلخ سا ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد منہ میں سردی سی محسوس ہوتی ہے، پودینہ سنبل یا رومی کے پتے، نوکدار بیضوی آرے کی طرح دندانہ دار مگر غیر منظم ہوتے ہیں۔ اس کے پھولوں کی رنگت سرخی مائل ہوتی ہے یہ جون جولائی میں زیادہ ہوتا ہے۔ پودینہ بری کے پتوں پر رُواں بہت ہوتا ہے۔ پھول باریک سرخی مائل رنگت لئے ہوتے ہیں۔ جولائی، اگست میں پھیلتا ہے، پودینے نہری کا تنا بھی چوکور سیدھا شاخ دار اور روئیں دار ہوتا ہے۔ اس کے پتے چوڑے بغیر نوک کے سبز رنگ کے ہوتے ہیں، پھول سرخی مائل جولائی یا اگست میں کھلتے ہیں اور باہم مل کر خوشے بن جاتے ہیں۔ گول پتی والے پودینے کے پھول سفید اور گلابی رنگ کے جولائی یا اگست میں کھلتے ہیں۔ یہ قسم کم پائی جاتی ہے۔ ہر قسم کے پودینے میں مینتھول پائی جاتی ہے۔ اس کا مزاج دوسرے درجہ کے آخر میں گرم خشک ہے جنگلی پودینہ تیسرے درجے کے اول میں گرم خشک ہے۔ عام طور پر ہر دو ماشے سے سات ماشے تک غذا میں یا چٹنی کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔

ابوریحان البیرونی

ڈاکٹر عبدالسلام فرماتے ہیں:-

''وہ ایک ہزار سال قبل غزنہ میں رہتے تھے۔ ان کی وفات کے متعلق ان کے ایک ہم عصر لکھتے ہیں۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ مرض الموت میں مبتلا ہیں تو میں ان کی آخری زیارت کے لئے ان کے گھر گیا۔ انہیں دیکھتے ہی یہ اندازہ ہوگیا کہ اب وہ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہیں گے۔ جب لوگوں نے انہیں میرے آنے کی اطلاع دی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے پوچھا کہ تم فلاں ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تمہیں اسلامی قانون وراثت کے پیچیدہ مسائل کا علم ہے اور اس کے بعد انہوں نے ایک مشہور مسئلہ کا ذکر کیا۔ میں نے کہا ''ابوریحان! اس وقت اس کا کیا تذکرہ'' ابوریحان نے جواب دیا ''کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کسی بات کو جان کر مرنا اس سے بہتر ہے کہ اس کو نہ جانتے ہوئے مر جائے'' دل غم زدہ کے ساتھ میں نے جو کچھ مجھے معلوم تھا ان سے بیان کردیا۔ اجازت لے کر میں نے ابھی دہلیز پر قدم رکھا ہی تھا کہ اندر سے آہ و بکا کی آوازیں آئیں۔ البیرونی ختم ہوچکے تھے''۔

(ماخوذ از ''سائنس اور جہان نو'')

☆☆☆

احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے نئے سال پر ایک نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

دعاگو

قائد و عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر 88 ج ب

ضلع فیصل آباد

احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے نئے سال پر ایک نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

منجانب

قائد و عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ جڑانوالہ

ضلع فیصل آباد
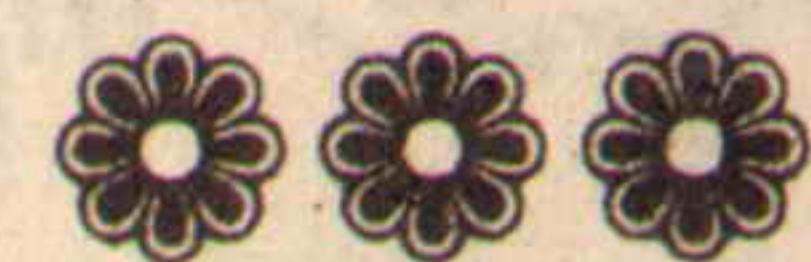
ایک صدی پہلے

از جنوری تا مئی ۱۹۰۲ء

(احمد طاہر مرزا)

۱۹۰۲ء میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تائید و نصرت میں غیر معمولی خارق عادت نشانات کا ظہور ہوا اور ہزاروں انسانوں کو سلسلہ احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ لاکھوں انسانوں نے دارالامان سے امان پائی۔ امسال خداتعالیٰ کی طرف سے طاعون کے قہری نشانات کا ظہور ہوا۔ اور لاکھوں انسان لقمۂ اجل بن گئے۔ تاہم جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کشتی بیعت میں سوار ہوا۔ وہ خارق عادت طور پر قہر الٰہی سے محفوظ رہا کیونکہ خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اطلاع فرمائی تھی کہ انی احافظ کل من فی الدار اور انہ اوی القریۃ۔ اس مضمون میں ۱۹۰۲ء کے ابتدائی پانچ ماہ کے بعض وقائع اجمالی طور پر پیش کیے جارہے ہیں۔

قادیان دارالامان کی ڈائری

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف لطیف ''نزول المسیح'' تصنیف فرماتے رہے۔ یہ کتاب جنوری میں طبع ہونا شروع ہوگئی تھی۔ (الحکم ۱۰، ۱۱ جنوری ۱۹۰۲ء)

نماز عید

جنوری کے دوسرے ہفتے میں نماز عید بیت اقصیٰ قادیان میں ادا کی گئی جس سے بیت اقصیٰ احباب سے بھر گئی۔

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء)

ریویو کا شمارہ

جنوری ۱۹۰۲ء میں ریویو آف ریلیجنز کا پہلا انگریزی شمارہ شائع ہوا۔

تعمیر منارۃ المسیح

ماہ جنوری میں منارۃ المسیح کی تعمیر کا کام جاری و ساری رہا۔ (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء)

سید محمد السعید شامی طرابلسی

آپ ۱۸۹۵ء میں قادیان سے اپنے وطن سیدنا حضرت اقدسؑ کی کتب لے کر روانہ ہوئے اور جنوری ۱۹۰۲ء میں واپس آئے۔ مخالفین نے انہیں قسما قسم کی تکالیف دیں۔ اور ان کتابوں کو جلا دیا۔ (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۲ء)

عصمت انبیاء

فروری میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے عصمت انبیاء پر ایک پر معارف تحقیقی مضمون رقم فرمایا جو بعد میں ریویو آف ریلیجنز کے ۱۹۰۲ء کے شماروں میں شائع ہوا۔

(الحکم ۷ فروری ۱۹۰۲ء)

حضرت حکیم الامت سیالکوٹ اور لاہور میں

سیدنا حضرت مولانا نورالدین صاحب سیالکوٹ کے مقدمہ کے سلسلہ میں بغرض شہادت ۱۳ فروری کو سیالکوٹ

تشریف لے گئے۔ (الحکم ۱۶ فروری ۱۹۰۲ء)

چند روز بعد حضرت حکیم الامت سیالکوٹ سے واپس تشریف لائے۔ واپسی پر لاہور میں ہزارہا افراد کے جلسہ میں معارف قرآن اور حقائق فرقان پر مشتمل خطاب فرمایا۔ سننے والوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ کئی سو آدمیوں کو عدم گنجائش کی وجہ سے واپس جانا پڑا۔ (الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء)

نزول المسیح

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب نزول المسیح کی طباعت ماہ فروری میں جاری رہی۔ (الحکم فروری ۱۹۰۲ء)

حضرت مخدوم قاضی نظیر حسین صاحب

آپ مارچ کے دوسرے ہفتہ میں بغرض زیارت کوئٹہ سے قادیان تشریف لائے۔ (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

قلمی خدمات

ان ابتدائی مہینوں میں بہت زیادہ علمی و قلمی جہاد حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے کیا۔ جس کی جھلک الحکم ۱۹۰۲ء میں موجود ہے۔ آپ کے علاوہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب، حضرت مولانا محمد احسن امروہی صاحب نیز حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے علمی نکات بھی شائع ہوتے رہے۔

جو سیدنا حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام کی ڈائری مسلسل ترتیب دیتے رہے۔ جن کی اشاعت البدر ۱۹۰۲ء اور الحکم قادیان ۱۹۰۲ء میں ہوتی رہی۔

خطبات جمعہ

۱۹۰۲ء کے ابتدائی پانچ ماہ میں قادیان دارالامان میں خطبات جمعہ و عیدین حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب ارشاد فرماتے رہے۔ یہ خطبات الحکم ۱۹۰۲ء میں خلاصۃً یا کلیۃً شائع بھی ہوتے رہے۔

۱۹۰۲ء کے لنگر خانہ کے انتظام کے لئے

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ۵ مارچ ۱۹۰۲ء کو لنگر خانہ کے انتظام کے لئے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ہندوستان میں کثرت سے طاعون پھیلی ہوئی تھی۔ اور کثرت سے لوگ دارالامان آ رہے تھے۔ اس لئے لنگر خانہ کے انتظام کے لئے سیدنا حضرت اقدسؑ کو اشتہار دینا پڑا اس اشتہار کے بعض حصے ملاحظہ فرمائیں:-

''چونکہ کثرت مہمانوں اور حق کے طالبوں کی وجہ سے ہمارے لنگر خانہ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔ اور کل میں نے جب لنگر خانہ کی تمام شاخوں پر غور کر کے اور جو کچھ مہمانوں کی خوراک اور مکان اور چراغ اور چارپائیاں اور برتن اور فرش اور مرمت مکان اور ضروری ملازموں اور سقّہ اور دھوبی اور بھنگی اور خطوط وغیرہ ضروریات کی نسبت مصارف پیش آتے رہتے ہیں۔ ان سب کو جمع کر کے حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ ان دنوں میں ۸۰۰ روپیہ اوسط ماہواری خرچ ہوتا ہے۔ اس خرچ کے لئے خاص خدا تعالیٰ نے ہی ایسے اتفاقات پیش کئے کہ اب تک ہمیں محض خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے کوئی فاقہ نہیں آیا مگر...... جب کہ آمدن مستقل طور پر ۶۰ روپیہ ماہواری بھی نہیں اور خرچ ۸۰۰ روپیہ ماہواری سے کم نہیں۔ کوئی انتظام تو کلاً علی اللہ ضروری ہے۔

بالخصوص جبکہ دن بھی شدت کرتے جاتے ہیں۔ اور طاعون کے دن بھی ہیں'' (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

اس آواز پر احباب جماعت نے لبیک کیا۔ موجودہ دور میں خداتعالیٰ کے کتنے افضال ہیں کہ ۶۰ روپے کی ماہانہ آمد کو لامتناہی خزائن میں تبدیل کر دیا ہے۔ الحمدللہ علی ذلک

انی احافظ کل من فی الدار

(الحکم ۱۳ اپریل ۱۹۰۲ء)

اوائل ۱۹۰۲ء میں طاعون جب عروج پر تھا۔ اس وقت سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ الہام شائع ہوا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ یقیناً میں خود اُن سب کا محافظ ہوں جو الدار میں ہیں۔

اس ضمن میں جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی بیماری اور شفایابی کا ایک واقعہ حضرت عرفانی الکبیر کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:۔

''۴ مئی ۱۹۰۲ء آج دن کو مولوی محمد علی صاحب ایم اے مینیجر وایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طبیعت علیل ہوگئی اور دردسر اور بخار کے عوارض دیکھ کر مولوی صاحب کو شبہ گذرا کہ شاید طاعون کے آثار ہیں۔ جب اس بات کی خبر حضرت اقدسؑ کو ہوئی تو آپ فوراً مولوی صاحب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے دار میں ہو کر اگر آپ کو طاعون ہو تو پھر انی احافظ کل من فی الدار الہام اور سب کاروبار گویا عبث ٹھہرا۔ آپ نے نبض دیکھ کر ان کو یقین دلایا کہ ہرگز بخار نہیں ہے۔ پھر تھرمامیٹر لگا کر دکھایا کہ پارہ اس حد تک نہیں ہے جس سے بخار کا شبہ ہو اور فرمایا کہ میرا تو خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ اس کی کتابوں پر ہے''۔

(البدر قادیان ۸-۱۶ مئی ۱۹۰۲ء)

ہمدردی خلائق وجود

رسالہ دافع البلاء ۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء کو اس وقت شائع کیا گیا جب کہ پنجاب میں شدت سے طاعون پھیلا ہوا تھا اور بعض خاندان پورے کے پورے لقمہ طاعون ہو گئے تھے۔ یہ نہایت دلگداز نظارہ تھا۔ باوجود اس کے کہ طاعون کی یہ شدت آپ کی صداقت کا ایک زبردست نشان تھا۔ تاہم آپؑ اپنی کمال رحمت اور شفقت سے مختلف رنگوں میں لوگوں کو اس عذاب سے بچنے کی دعوت دے رہے تھے اور اس سلسلہ میں یہ مختصر رسالہ بھی شائع کیا۔ اس رسالہ میں آپ نے طاعون سے بچنے کا جسمانی اور روحانی علاج شائع کیا اور لوگوں کو جہاں ایک طرف جسمانی گند اور ہر قسم کی نجاست سے بچنے کی تعلیم دی۔ اس کے ساتھ اندرونی پاکیزگی اور طہارت نفس کی پرزور ہدایت بھی فرمائی۔

(حیات احمد۔ حالات ۳۔۱۹۰۱۔ صفحہ ۳۶۔۱۳۵)

ایام طاعون کی ایک نظم

حضرت منشی محمد نواب خاں صاحب ثاقب مالیر کوٹلوی کا شمار سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی رفقاء میں ہوتا ہے۔ آپ کی بعض منظوم کتب بھی شائع ہوئیں۔ مثلاً ہدیہ ثاقب، جام شہادت وغیرہ۔ ۱۹۰۲ء میں جب طاعون عروج پر تھی تو آپ نے ایک نظم رقم فرمائی جس کے چند اشعار ہدیۂ قارئین ہیں۔

مبارک احمدی تجھے یہ بزم یکتائی
جنہوں نے قادیاں دارالاماں میں ہے اماں پائی
کوئی پورب سے آیا ہے کوئی پچھم سے آپہنچا

گئی دوری بہت دور ، آگئی نزدیک یکجائی
کھلے جاتے ہیں دل بستانِ احمد کی طراوت سے
ہوا رنگ عدو پھیکا طبیعت اس کی مرجھائی
بہت بیٹھے یاں دھونی رمائے نوردین کے پاس
بہت کو اپنے عیسیٰ کی کرامت کھینچ کر لائی
نہ سمجھو نور دین کو تم الگ اپنے مسیحا سے
یہ وہ بیمار ہے جس نے مسیحا سے شفا پائی
مگر اس فتنہ و آشوب و ظلمت کے زمانہ میں
نہیں ہے نور حق کی نام کو بھی دل میں جویائی
یہ زندے معجزے گر دیکھ پاتے اپنی آنکھوں سے
ندامت کے لحافوں میں دبک جاتی مسیحائی
اب آخر میں اُٹھاؤ ہاتھ از بہر دعا ثاقب
رہیں احمد کے سایہ میں ہمیشہ احمدی بھائی

(الحکم قادیان ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء۔۱۱

احباب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعض کتب کا تذکرہ

جنوری تا اپریل ۱۹۰۲ء میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے احباب کرام نے جو کتب رقم فرمائیں ان میں سے بعض کا اجمالی کتابیاتی ذکر کیا جارہا ہے۔

سراج الدین: حضرت شیخ منشی عبدالحق صاحب نومسلم نے سراج الدین کے جواب میں سراج الحق کتاب رقم فرمائی۔

سلک مروارید: حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے خواتین کے لئے نصائح پر مشتمل تحریر کی۔

دینیات کا پہلا رسالہ: مدرسہ تعلیم الاسلام کے بچوں کے لئے یہ رسالہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے تیار کیا۔

برھان الحق: صداقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے موضوع پر شائع ہوا۔ (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

دعوت الحق نمبر ا: انجیل متی کی حقیقت نیز صداقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے موضوع پر یہ کتاب حضرت شیخ منشی عبدالحق صاحب نومسلم نے تصنیف کی۔ (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

آیات الرحمٰن: یہ کتاب حضرت مولوی سید محمد احسن امروہی صاحب نے رقم کی۔ (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

۲۳ مئی ۱۹۰۲ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت اپریل مئی ۱۹۰۲ء میں علیل تھی۔ محض اللہ کے فضل سے یوماً فیوماً طبیعت بہتر ہوتی رہی۔ چنانچہ ۲۳ مئی ۱۹۰۲ء کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نماز جمعہ میں شریک ہوئے۔ حضور علیہ السلام کے باہر تشریف لانے سے جس قدر احباب جماعت قادیان کو خوشی ہوئی اس کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔ (الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱)

حضرت اقدسؑ بیت الفکر میں

۲۴ مئی ۱۹۰۲ء کو صبح ۹ بجے کے قریب بیت الفکر میں تشریف لائے۔ اور قریباً بیس آدمیوں کو بیعت میں داخل کیا۔ حضرت اقدسؑ کی طبیعت اب خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ (الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱)

حکیم سید عبداللہ عرب

حضرت سید عبداللہ عرب صاحب نے عرب سے آکر حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین صاحب سے طب کا علم حاصل کیا۔ اور بعد میں کئی مجربات تیار کئے۔ آپ کی طرف سے ادویات کا ایک اشتہار شائع ہوا جس کی تائید حضرت حکیم الامت نے بھی فرمائی۔ (الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

بقیہ صفحہ 28 پر

محوِ حیرت ہوں کہ!!

(انتصار احمد اذکی۔ اسلام آباد)

عزیز دوستو! ہم وقتاً فوقتاً آپ کو انٹرنیٹ کی جادوگری کے متلق آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ الہ دین کے اس چراغ کے بارے میں آپ کی معلومات میں کچھ اور اضافہ کرتے ہیں۔

قرآنی معلومات

دوستو! ہم نے تو دنیا میں قرآنی تعلیمات اور دینی معلومات کو عام کرنے کا عزم کر ہی رکھا ہے مگر ہماری طرح اور بھی بہت سے خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے یہ سعادت بخشی ہوئی ہے۔ لہذا انہوں نے انٹرنیٹ کو بھی ہماری طرح اپنی نیکیوں میں اضافہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ ایسی ہی کچھ سائٹس کے بارے میں آج ہم آپ کو بتاتے ہیں جن میں قرآن کریم کے بارے میں معلومات اور اس کے تراجم بھی ملیں گے۔

www.muhaddith.org.html, www.stg.brown.edu, www.mylero.com, www.usc.edu

دین اسلام سے متعلق معلومات

دوستو! دین اسلام سے متعلق معلومات درکار ہوں تو www.islamicgarden.com کی سائٹ دیکھیں، لطف آجائے گا۔

ایک ہی سائٹ میں ۲۲ تراجم

دوستو! ایک ہی سائٹ www.islamiccity.com میں آپ کو بہت کچھ مل جائے گا۔ مثلاً اس میں قرآن مجید کے ۲۲ زبانوں میں تراجم ملیں گے، نمازوں کے اوقات اور اسلامی کیلنڈر بھی اس میں دیا گیا ہے۔ حدیث مبارکہ اور رسول کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں بھی اس پر معلومات ملتی ہیں۔

اسلامی کارڈز اور کیلنڈر

عزیز ساتھیو! سائٹ www.islamiccity.com میں صرف کارڈز ہی ملتے ہیں مگر www.holidays.net میں اسلامی کارڈز کے علاوہ اسلامی کیلنڈر کی اگلے دو سال کی چھٹیاں باآسانی دیکھ سکتے ہیں۔

شہروں کی معلومات

عزیز ساتھیو! دنیا بھر کی معلومات کے لئے www.timeout.com اور www.askme.com سائٹس چیک کریں امید ہے آپ دنیا بھر کی سیر کرنے کا اپنا شوق پورا کر لیں گے۔

دنیا کی تمام بڑی بڑی عمارتوں سے متعلق معلومات

عزیز ساتھیو! اس مقصد کے لئے آپ www.greatbuildings.com پر جائیں۔

مزیدار سکرین سیور

جی ہاں عزیز ساتھیو! کیا ہی مزیدار سکرین سیور (Screen Saver) ہے۔ ذرا www.narnia.com چیک تو کریں۔

کاروبار سے متعلق معلومات

جی ہاں! کیا آپ بزنس مین ہیں۔ بالکل ہیں، تبھی پریشان ہیں کہ ابھی تک ہم نے آپ کی مدد کے لئے قلم کیوں نہیں اٹھایا۔ خیر پریشان نہ ہوں ہم آپ کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ لہذا ذرا www.moreover.com چیک کریں اور پھر اپنے دوستوں کو بتائیں کوئی فائدہ ہوا؟

اولمپک کھیلوں کی معلومات

عزیز ساتھیو! مختلف کھیلوں کی معلومات کے لئے پہلے بھی وقتاً فوقتاً سائٹس آپ کو دیتے رہے ہیں۔ اولمپک کھیلوں کی معلومات کے حصول کے لئے

www.olympic.org, www.sydney2000online.com, www.sydney2000.com, www.gamesinfo.com.au سائٹس بنائی گئی ہیں۔ ان سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ہڑپہ سے متعلق معلومات

جی ہاں عزیز ساتھیو! ہڑپہ ہمارا قیمتی تاریخی اثاثہ ہے اس سے متعلقہ معلومات اکٹھی کرنے کے لئے اب آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی لائبریریاں چھاننے کی ضرورت ہے بلکہ محض www.harappa.com سامنے لائیں اور اپنی تمام مطلوبہ معلومات اکٹھی کر لیں۔

پاکستان کی سیر کریں

جی ہاں عزیز ساتھیو! پاکستان کی سیر و تفریح کرنے اور اس سے متعلقہ معلومات کے حصول کے لئے پہلے ہم آپ کو www.epakistan.com, www.sohnidharti.com سائٹس بتا چکے ہیں۔ اب ایک نئی سائٹ www.tourism.gov.pk دی جا رہی ہے امید ہے اس سے بھی آپ خوب لطف اٹھائیں گے۔

☆☆☆

تحریک عطیہ چشم اور مرکزی آئی بنک کی مساعی

(مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب۔ نائب صدر دوم)

ہمارے ملک میں لاکھوں کی تعداد میں نابینا افراد ہیں اور اِس تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ ان نابینا افراد میں ایک بڑی تعداد ایسے افراد کی ہے جن کی آنکھوں کا اندورنی نظام درست ہے لیکن ان کی آنکھوں کے اوپر والا صاف و شفاف غلاف Cornea دھندلا پڑ گیا ہے اور اس پر سفیدی آگئی ہے۔ جس کی وجہ سے روشنی کی شعاعیں اس غلاف سے گزر کر آنکھوں کے عقبی پردوں تک نہیں پہنچ سکتیں اور اس طرح نابینا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ نابینا پن Cornea کی پیوندکاری کے ذریعہ دور کیا جاسکتا ہے جس کے لئے Cornea ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر شخص کو ایک نہ ایک روز اس دنیا سے رخصت ہونا ہے لیکن موت کے بعد اس کے Corneas 4 سے 6 گھنٹے تک اِس حالت میں رہتے ہیں کہ اگر انہیں محفوظ کر لیا جائے تو آئندہ کچھ دنوں کے اندر اندر وہ دو نابیناؤں کی بینائی بحال کرنے کے کام آسکتے ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ جن کے دیپک بجھ گئے ہیں __ اُن کی زندگی کتنی اندھیری ہے۔ آپ اِن بے نور آنکھوں کو منور کر سکتے ہیں۔ جب آپ نہ ہوں گے تب بھی آپ کی آنکھیں دوسرے شخص کے چہرے پہ سجی ہوئی __ موجود ہوں گی اور اِس دنیا کا نظارہ کر رہی ہوں گی۔

اُف وہ آنکھیں کہ ہیں بینائی سے محروم کہیں
روشنی جن میں نہیں ، نور جن آنکھوں میں نہیں
میں اُن آنکھوں کے لئے نُور و ضیاء بن جاؤں
خضر کا کام کروں ، راہنما بن جاؤں

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان خاص طور پر خدمت خلق کے میدان میں اپنی مساعی میں وسعت پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوشاں ہے۔ جہاں جماعت کثرت سے لوگوں کو روحانی بصیرت عطا کر رہی ہے۔ ہماری دلی تمنا ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ نابینا افراد کو جسمانی بصیرت عطا کرنے کی توفیق بھی حاصل ہو جائے۔ اس خواہش کو عملی شکل دینے کے لئے گذشتہ سال آئی بنک کی سکیم تیار کی گئی۔

حضور انور کی خوشنودی

پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب یہ سکیم منظوری کے لئے پیش کی گئی تو حضور انور نے اس پر نہایت پسندیدگی کا اظہار فرمایا، سکیم کی کامیابی کے لئے دعائیں دیں اور تمام کارکنان کو سلام بھجوایا۔ پیارے آقا کی دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اِس کارِ خیر کا باقاعدہ آغاز ہوئے ایک سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ اِس عرصہ میں مرکزی بلڈ بینک کی عمارت کی Basement میں ایسوسی ایشن کا ایک دفتر بنایا گیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے جملہ امور کی انجام دہی کے لئے محترم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی زیر سرپرستی مرکزی عاملہ کا قیام عمل میں آیا جن کے سپرد مختلف اہم امور کئے گئے۔ آنکھوں کے عطیہ کا وعدہ کرنے والوں کے لئے وصیتی فارمز اور معلوماتی فولڈرز طبع کروائے گئے۔ آئی ڈونرز کو ایسوسی ایشن کی طرف سے کارڈ ایشو کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو ضروری کوائف پر مبنی کارڈز شائع کروائے گئے ان پر آئی ڈونرز کے کوائف تحریر کر کے ان کی ترسیل کا کام بھی اب قریباً مکمل ہو چکا ہے۔ ایسوسی ایشن کا تعارف اور عطیہ چشم سے

متعلق ضروری امور اور جماعتی لٹریچر سے حاصل کئے گئے ارشادات پر مبنی چار مضامین روزنامہ ''الفضل'' میں شائع ہوئے۔ نیز ماہنامہ ''خالد'' میں بھی تعارفی مضمون اور تصاویر شائع ہوئیں۔ ایسوسی ایشن کا پیغام مختلف اجتماعی مواقع پر زیادہ سے زیادہ احباب تک پہنچانے کے لئے ایک سٹال تیار کیا گیا جو دوران سال ۱۸ اہم مواقع پر لگایا گیا اور اس ذریعہ سے اہم معلومات تحریری اور زبانی احباب تک پہنچائی جاتی رہیں۔ Eye Collection کے لئے ضروری آلات اور دیگر سامان وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ دوران سال مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب اور فضل عمر ہسپتال کے تعاون سے نابیناؤں کے آپریشن کا انتظام کیا گیا چنانچہ پہلے عطیہ سے دو افراد کے آپریشن نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام پائے۔ عطیہ چشم اور ایسوسی ایشن کے بارے میں مختلف ارشادات اور فقرات پر مشتمل خوبصورت چارٹس تیار کروائے گئے۔ نیز مختلف آرٹسٹس نے عطیہ چشم کی اہمیت، افادیت اور ضرورت کو انتہائی ماہرانہ انداز میں بنائی گئی پینٹنگز میں واضح کیا اور ایسوسی ایشن کے پیغام کو خوبصورتی سے دوسروں تک پہنچایا۔ آئی ڈونرز کے کوائف کو کمپیوٹر پروگرامنگ کے ذریعہ کمپیوٹر میں محفوظ کرنے کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔ مکرم افتخار اللہ سیال صاحب نے اس مقصد کے لئے ایک کمپیوٹر پروگرام تیار کر کے دیا پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسوسی ایشن کو ایک کمپیوٹر کا عطیہ بھی مل گیا۔

آئی بنک کی شاخیں

اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۱۰ اہم مقامات پر ایسوسی ایشن کی شاخوں کا قیام عمل میں آچکا ہے اور ۸۰۰ سے زائد افراد اس ایسوسی ایشن کے باقاعدہ ممبر بن چکے ہیں۔ ضلع لاہور اور ضلع کراچی کو اس سلسلہ میں نمایاں کام کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا حیدر آباد نے اپنی مجلس کے سب خدام کو آئی ڈونرز بنوا کر ایک منفرد اعزاز حاصل کیا ہے۔ بیرونی برانچز کے اہم کاموں میں مختلف ذرائع سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو عطیہ چشم کی تحریک کرنا ایسوسی ایشن کا تعارف کروانا، فارمز پر کروانا، فارمز کی مرکز ترسیل، آئی ڈونرز کا ریکارڈ رکھنا اور ان سے رابطہ رکھنا، Eye Collection کی کارروائی کے لئے ضروری تیاری اور Planning کرنا اور مرکز سے فعال رابطہ رکھنا وغیرہ شامل ہیں۔ دوران سال ایسوسی ایشن کے مرکزی عہدیداران کے طور پر درج ذیل افراد کو خدمت کی توفیق حاصل ہوئی۔

انتظامیہ

سرپرست اعلیٰ: محترم سید محمود احمد شاہ صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

صدر: خاکسار ڈاکٹر محمد احمد اشرف

نائب صدر: مکرم ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب

جنرل سیکرٹری: مکرم فخر الحق شمس صاحب

اکاؤنٹنٹ: مکرم محمد قدرت اللہ چیمہ صاحب

ایگزیکٹو ممبرز: مکرم آغا عرفان احمد صاحب، مکرم عبدالرحمٰن صاحب

معاونین: مکرم خالد سلطان صاحب، مکرم نصیر احمد شریف صاحب، مکرم ممتاز احمد باجوہ صاحب، مکرم قیصر فاروق صاحب، مکرم احسن احمد صاحب

اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو مرکزی بلڈ بینک اور آئی بنک کی ایک نئی عمارت تعمیر کرنے کی توفیق بھی حاصل ہو رہی ہے۔ ایک بڑے آئی بنک کی ضروریات بھی بہت زیادہ ہوتی ہیں لیکن ہمیں قوی امید ہے کہ یہ سب ضروریات پورا ہونے کے سامان بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ساتھ ساتھ ہوتے چلے جائیں گے۔

ہمیں سب افراد جماعت کے خصوصی تعاون اور پرخلوص دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے۔

MOBILE CENTRE

23-24 Ground Floor, Hafeez Centre, Main Boulevard, Gulberg III, Lahore.

Deals in used and new mobile Phone Sets and accessories Connections of all Companies are also available, with scratch cards.
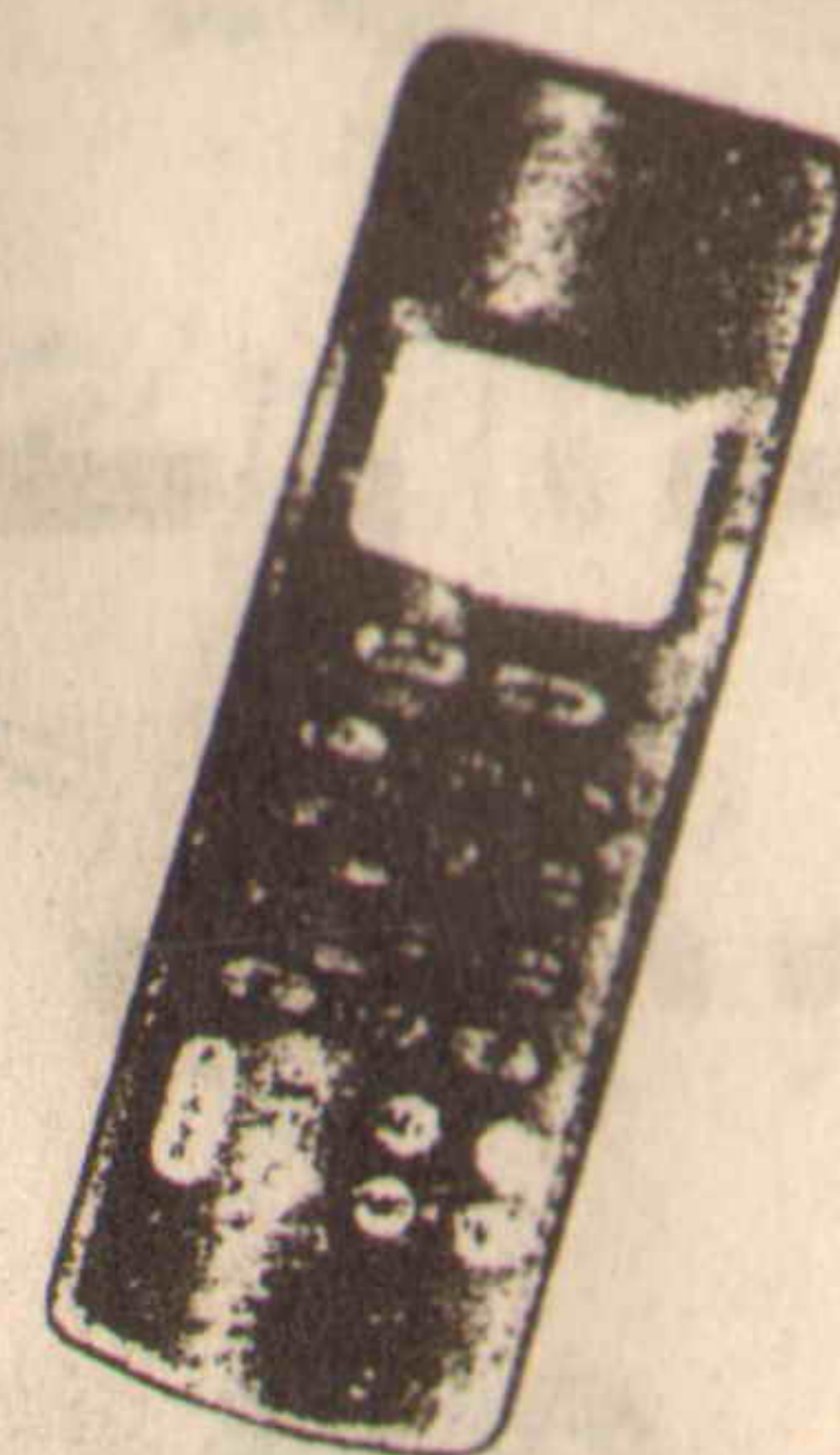
REPAIRING LAB

for the couvienieuce of the customer we also have a repairing Lab with proper equipment and well qualified engineers.

Contact Number 0300-8450555

Monthly
KHALID
C. Nagar
Editor:
IsfandYar Muneeb
May 2002
Regd. CPL # 139

مہمانِ خصوصی۔ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ انگلستان
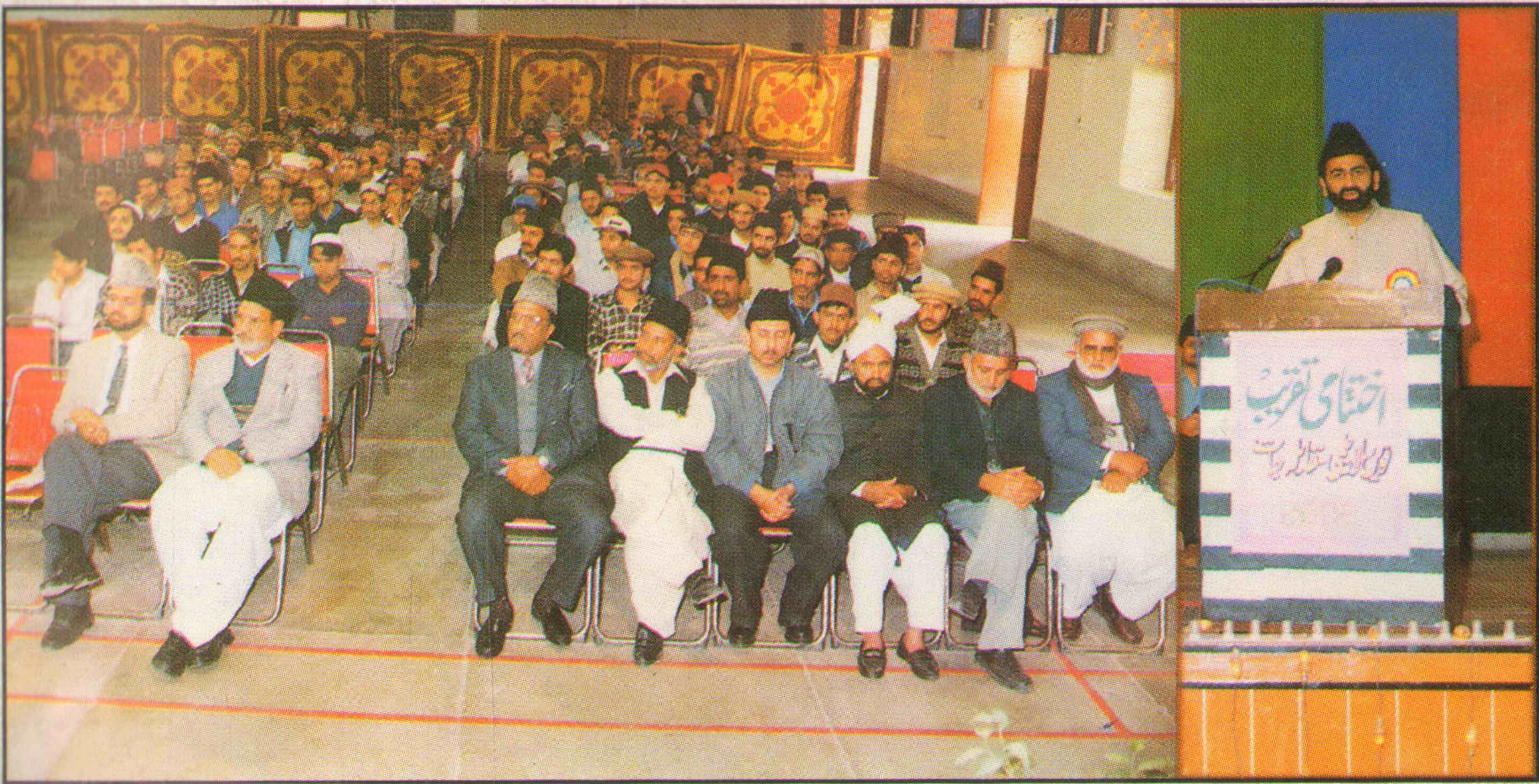
مہمانِ خصوصی۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

مجموعی طور پر اول، ربوہ

ناظم تعلیم مکرم شفیق الرحمان صاحب ٹرافی لیتے ہوئے

معیارِ خاص میں اول خادم

معیارِ عام میں اول خادم